درس حدیث

محمد اظہر مدنی

صدقۂ جاریہ

عن ابی هريرة رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة: الا من صدقة جارية، او علم ينتفع بها او ولد صالح يدعوله (صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب مايلحق الانسان من الثواب بعد وفاته)

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے، صدقہ جاریہ، علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

تشریح: اس دنیا میں جو بھی آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہے۔ **كل نفس ذائقة الموت** اسی لئے اخروی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے مذہب اسلام نے اپنے متبعین کو ہر وقت نیک اور اچھا کام کرنے کی ترغیب اور برے کاموں سے دور رہنے کی تلقین کی ہے۔ انسان کے مرنے کے ساتھ ہی اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے صرف اس کا اچھا عمل ہی باقی رہتا ہے اور یہی اس کا ساتھ دیتا ہے، باقی لوگوں سے اس کا رشتہ منقطع ہوجاتا ہے، مرنے والے کے سارے اسباب واثاثے دنیا ہی میں رہ جاتے ہیں یعنی اس کے عمل کے علاوہ اس کے ساتھ کوئی نہیں جاتا اور آخرت میں اس کا نیک عمل ہی اس کی کامیابی کی ضمانت بنے گا۔ اصل علم وعمل وہی ہے جو انسان کے لئے دنیاوی اور اخروی لحاظ سے فائدہ مند ہو۔ مذکورہ حدیث میں علم نافع کو صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے نہ کہ نقصان پہنچانے والے علم کو۔ اسی طرح ایسے علم کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے جو سماج ومعاشرہ کے لئے نقصان دہ ہو اس لئے ایسے علوم کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے جو دنیا وآخرت دونوں میں مفید ثابت ہو اور خلق خدا اس علم وعمل سے نسلاً بعد نسل مستفیض ہوتی رہے۔ قرآن کریم میں علم وعمل کی اہمیت کو ان لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ **قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ** (زمر:۹) ترجمہ: بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟

مفید علم کے حصول اور اولاد کی بہتر تعلیم وتربیت کی تاکید کی گئی ہے۔ نیک اولاد کی پہلی بنیاد یہ ہے کہ اس کو مذہبی ودینی تعلیمات سے آراستہ کیا جائے، خاص طور سے صحیح عقائد کی تعلیم دی جائے۔ اولاد کی تعلیم وتربیت جتنے احسن اور مستحکم طریقے سے ہوگی وہ اپنے ماں باپ، خاندان اور دیگر افراد کے لئے سودمند ہونے کے ساتھ ساتھ ملک وملت کے لئے بھی اتنا ہی مفید وکارگر ہوگی۔ آج مذہبی ودینی زاویہ سے تعلیم وتربیت کی جو صورت حال اور لاپرواہی ہے اس کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ منصوبہ بند دینی احکام ومسائل کی تعلیم نہ ہونے کے سبب دینی اعتبار سے کمزور تو ہیں ہی سماجی ومعاشی لحاظ سے بھی کمزور ہوتے جارہے ہیں۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اندر بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کے تئیں وہ فکرمندی نہیں ہے جو دنیوی واخروی کامیابی کے لئے ہونی چاہیے۔

دینی وعلمی کتابوں کی اشاعت، درسگاہوں، ہاسپٹل، دارالایتام اور دینی ومذہبی کتابوں پر مشتمل لائبریری کا قیام اور وقف صدقہ جاریہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ موجودہ حالات میں تعلیم کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے۔ ایسے میں زیادہ سے زیادہ تعلیمی ودینی اداروں کے قیام کی ضرورت ہے جہاں پر لڑکے اور لڑکیوں کے لئے دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کا معقول انتظام ہو۔ خاص طور سے ایسے اداروں کا زیادہ سے زیادہ تعاون کرنے کی بھی ضرورت ہے جو غریب طلباء وطالبات، مریضوں، بیواؤں اور یتیموں کی دینی وتعلیمی اور مالی کفالت کا کام کررہے ہیں۔ یہ اہل خیر حضرات کے لئے یقیناً صدقۂ جاریہ ہوگا۔ **ان الله لا يضيع اجر المحسنين**

اسی طرح حدیثوں میں عمر، علم اور مال کا صحیح استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے چنانچہ ایک موقع پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کسی بندے کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کرلیا جائے گا۔ اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اپنی عمر کو کن کاموں میں ختم کیا؟ اس کے علم کے متعلق کہ اس نے علم کے مطابق عمل بھی کیا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کن کاموں میں بوسیدہ کیا (کھپایا)؟ (سنن ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہم تمام لوگوں کو مذکورہ حدیثوں کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔ وصلی اللہ علی النبی

☆☆☆

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

عبدالقدوس اطہر نقوی

نائب مدیر: مولانا خورشید عالم مدنی مدیر اعزازی: مولانا رضاء اللہ عبدالکریم مدنی

مجلس ادارت

مولانا محفوظ الرحمٰن فیضی مولانا شہاب الدین مدنی ڈاکٹر سعید احمد مدنی
مولانا اسعد اعظمی مولانا طہ سعید خالد مدنی مولانا انصار زبیر محمدی

اس شمارے میں

درس حدیث ۲
اداریہ ۳
ناموس رسالت علی صاحبہا افضل الصلواۃ وازکی التحیات اور ہماری ذمہ داریاں ۷
عالم برزخ قرآن وحدیث کی روشنی میں ۹
جوا کی حرمت اور اس کے نقصانات ۱۲
حج اور حاجی ۱۵
مکہ مکرمہ-تہذیب انسانی کا گہوارہ ۱۸
مسجد نبوی کے فضائل وخصائل ۲۰
حجاج کرام کی خدمت سعودی عرب کی تاریخ کا روشن باب ۲۲
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز ۲۵
جماعتی خبریں ۳۰
گاؤں محلّہ میں صباحی ومسائی مکاتب قائم کیجئے ۳۱
اشتہار اہل حدیث منزل ۳۲

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ ____ ۱۵۰/روپے
فی شمارہ ____ ۷/روپے
پاکستان ____ ۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶ ۱۱۰۰۰۶
ویب سائٹ www.ahlehadees.org
ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com
جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

ابو مصلح الکریمی

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

حالات وظروف کا رونا کب تک روئیں گے؟ حالات حاضرہ پر آپ کی سیر حاصل گفتگو کا ثمرہ کیا ہے؟ اس سلسلے میں جو انجمن آرائی ہورہی ہے، اس پر بھی لوگوں کی نظر ہے اور اعتراض کرنا تو گویا ان کا پیدائشی حق ہے۔ سمپوزیم، سیمینار اور کانفرنسیں نہ کریں تو طرح طرح کے طعنے سننے کو ملیں گے، کہیں گے کہ آپ کی آواز تک نہیں نکلتی، آپ کچھ بولنے سے بھی گئے۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ ایک طرف زبان کھولنے پر مجبور بھی کیا جاتا ہے اور دوسری طرف زبان کھلتے ہی تنقید وتعریض اور طنز وطعن بلکہ لعن طعن کے پٹارے کھول دیئے جاتے ہیں اور لامتناہی لمز، غمز، ہمز اور طعن وتشنیع کے دروازے سرپٹ کھول دیئے جاتے ہیں۔ ''گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل'' کی کیفیت وحالت ہوتی ہے۔ آپ ''پہلے تولو پھر بولو'' پر چاہے جتنا عمل پیرا ہوں اور لاکھ نپے تلے الفاظ بولیں ان میں ہزار کیڑے ضرور نکال دیئے جائیں گے۔ کوثر وتسنیم میں دھلی ہوئی زبان اور لب شیریں سے نکلے ہوئے زر وجواہر اور آب زمزم سے نہلایا ہوا کلام آب زلال نہیں سم قاتل کا درجہ پائے گا اور وہ جو کچھ آپ نے نہ سوچا ہوگا نہ آپ کے وہم وگمان میں آیا ہوگا بلکہ آپ نے اس کے بالکل برعکس نصح وخیر خواہی اور بھلائی کا دم بھرا ہوگا، اس کے خلاف آپ کے منہ میں ڈال کر باتیں بنائی جائیں گی۔ ٹھیک ان دینداروں، ایمانداروں، علماء، دین کے ٹھیکیداروں اور متکلمین ومفسرین کی طرح جو کلام الٰہی اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی من مانی اور خواہشات ونفسانیت میں لت پت تفسیریں اور تاویلیں یعنی معانی ومطالب بیان کرتے ہیں جن میں مراد الٰہی اور اصل معانی سے ہٹ کر وہ سب کچھ ملے گا اور حاصل ہوسکے گا جو قرآن کریم اور حدیث پاک کا ہرگز ہرگز منشا ومطلب نہیں ہے۔ البتہ ان تاویلات ومعانی اور تفاسیر وشروح کو سن کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ ضرور حیرت زدہ رہ جائیں گے۔

ولے تاویل شان در حیرت انداخت
خدا و جبرئیل و مصطفے را

آپ کانفرنسیں کریں، میٹنگیں بلائیں، جلسے کریں، تازہ سے تازہ ایشوز پر

سمپوزیم کریں، قوم وملت اور جماعت کی فلاح وبہبود اور تعمیر وترقی کے پلان اور منصوبے بناتے جائیں، خون جگر جلاکر مسائل کا حل اور لائحہ عمل پیش کریں اور قرارداد وتوصیات کا اجراء کریں، اسے شائع کرانے میں جان جوکھم اور جیب سوخم کا عمل کرلے جائیں مگر وہ سب لایعنی قرار پائیں گے۔ آپ کو ایک غیر دانش مند، حالات حاضرہ اور فقہ الواقع سے لاعلم اور جاہل محض گردانا جائے گا۔ آپ کی سطحیت وجہالت کو بڑھا چڑھا بلکہ بنا سنوار کر پیش کیا جائے گا۔ اور اگر ان قرار دادوں اور تجاویز میں حالات وظروف کے تناظر میں دور اندیشی اور دور بینی دکھائی تو اسے ہاتھی کے دانت قرار دے دیا جائے گا، کہ کھانے کے کچھ اور دکھانے کے کچھ۔ الغرض میدان عمل میں آنے سے قبل ہی ایرادات واشکالات اور سدراہ کے لیے سنگ راہ متعین کردیئے جائیں گے۔ الغرض:

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن

حیف صد حیف کہ یہ سب کچھ وہ لوگ کرتے ہیں جو خالص اپنے ہیں اور للّٰہیت حتی کہ سلفیت کا روپ دھار کر انجام دیتے ہیں۔ اصلاح کے نام پر کرتے ہیں۔ حتی کہ جاسوسی اور چغل خوری سے بھی باز نہیں آتے۔ آپ کے خلاف ایسے ایسے سنگین کیس بناتے ہیں کہ انسان اول مرحلے میں چکرا کر رہ جائے کہ کیا ایسا اقدام کوئی دشمن جانی وایمانی بھی کرنے کی جرأت کرسکتا ہے۔

المیہ یہ ہے کہ یہ ساری سازشیں اخلاص کی چادر میں لپیٹ کر کی جاتی ہیں اور یہ سب علمیت وصلاحیت اور تقویٰ وطہارت کا جامہ زیب تن کرکے روا رکھا جاتا ہے۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ (البقرۃ:۱۱-۱۲) ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو! یقیناً یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں۔''

بعض مصلحین وحاقدین تو عوام الناس کو ذمہ داروں اور قائدین کے خلاف ایسا ورغلاتے ہیں اور ان پر ایسے وار کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ! وہ عوام کو کالانعام سمجھتے ہیں اور اس زعم میں رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی چالبازی سے عوام کو ورغلا دیا۔ عوام ان کے ہتھکنڈوں کو بھلے ہی نہ سمجھ سکیں مگر کوئی بھی اقدام کرنے سے پہلے نیز کسی بھی طرح کے احتجاج وانتہا پسندی اور ہنگامہ آرائی وگستاخی کرنے سے قبل سو بار سوچیں یا کم از کم یہ خیال کریں کہ عوام اپنے بڑوں اور رہنماؤں کے بارے میں ان پھیلائی گئی ہزار غلط فہمیوں کے باوجود ان کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آتے ہیں اور کسی بھی فتنہ پرور کی فتنہ انگیزی سے بچتے ہیں۔ بعض سورما بلکہ طالع آزما ایسے بھی ہوتے ہیں جو امریکہ کو گالی دینے سے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہیں، سستی واہ واہی حاصل کرنے کے لیے سب کو للکارتے ہیں، مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے ہیں اور مسلم قائدین کے خلاف اپنی دشنام طرازی اور فتنہ انگیزی کی تان توڑتے نہیں تھکتے ہیں۔ مگر کچھ دنوں بعد جب حالات کو پلٹا کھاتا دیکھتے ہیں یا ان پر ادنی افتاد پڑتی ہے تو فوراً سجدہ سہو کرتے نظر آتے ہیں۔ اس نفاق پر جتنا بھی ماتم کیا جائے، سوگ منایا جائے اور پند ونصیحت کی جائے کم ہے۔ اس نفاق کی ایک زندہ مثال نذر قارئین کی جاتی ہے:

ریاست جموں وکشمیر سے دفعہ ۳۷۰ ہٹائے جانے کے بعد ملت کے اندر پائی جانے والی تشویش اور بے چینی کے پیش نظر ۲۱/جولائی ۲۰۱۹ء کو جمعیۃ علماء کی قیادت میں ایک مشترکہ اعلی سطحی ملی وفد نے مرکزی وزیر داخلہ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی اور اس حوالے سے پورے ملک میں پائی جانے والی تشویش اور بے چینی سے ان کو آگاہ کیا اور قوم وملت کو درپیش مختلف مسائل پر دوٹوک بات کی۔ اس وفد میں دیگر اہم دینی وملی تنظیموں کے ذمہ داران کے ساتھ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ بھی شریک تھے۔ جس کی تفصیلی رپورٹ ۲۲/ستمبر ۲۰۱۹ء کو روزنامہ انقلاب وغیرہ میں شائع ہوئی جس میں وزیر داخلہ سے اقلیتوں سے ڈائیلاگ کی ضرورت پر مبنی امیر محترم کی گفتگو اور وزیر داخلہ کی اس پر یقین دہانی کا بھی ذکر ہے۔ اس کو زرد صحافت کے حامل ملت کے ایک نام نہاد نیوز پورٹل Muslim mirror نے بھی اپنی ۲۳/ستمبر ۲۰۱۹ء کی اشاعت میں من وعن شائع کیا لیکن اپنی بدباطنی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی الگ ہی سرخی لگائی اور بڑی دریدہ ذہنی سے لکھا کہ:

Now the largest Salafi Group declares its support to Modi govt.on Kashmir and NRC.

''اب سلفیوں کا سب سے بڑا گروپ کشمیر اور این آرسی پر مودی حکومت کی حمایت میں۔''

New Delhi,23 Sep.:Modi government has got a much needed support from another prominent Muslim organisation on abrogation of Article 370 in Kashmir and rolling out NRC across the country.

Maulana Asghar Ali Imam Mahdi Salafi, General Secretary of Markazi Jamiat Ahle Hadees gave his support to Modi government on abrogation of Article 370 in Kashmir and rolling out NRC across the country on Saturday when he met with home minister Amit Shah along with the leaders of Jamiat Ulama-i-Hind.

”نئی دہلی۔۲۳ستمبر: کشمیر میں دفعہ ۳۷۰ کی منسوخی اور پورے ملک میں این آرسی کے نفاذ پر مودی حکومت کو ایک اور نمایاں مسلم تنظیم کی حمایت حاصل ہوگئی ہے۔مولانا اصغرامام مہدی سلفی جنرل سکریٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث نے کشمیر میں دفعہ ۳۷۰ کی منسوخی اور پورے ملک میں این آرسی کے نفاذ کے مسئلہ پر ہفتہ کو جمعیۃ علماء ہند کے رہنماؤں کے ساتھ وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کے دوران مودی حکومت کو اپنی حمایت پیش کی۔“

حالانکہ اس دریدہ دہن اور بددیانت پورٹل نے اپنی رپورٹ کے اخیر میں امیر محترم کا وہ مقولہ بھی من وعن شائع کیا جو روزنامہ انقلاب میں نشر ہوا تھا جس میں انہوں نے اقلیتوں کے مسائل کے حل کے سلسلے میں ڈائیلاگ کی ضرورت پر زور دیا تھا:

Maulana Asghar Imam Salafi Mehdi said to the Home Minister that we believe in dialogue and discussion. Various issues being faced by the minority commuinties shall be resolved through discussions. The Home Minister assured him that he is willing to engage every Muslim organization with dialogue and discussion with an open heart.

”جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرامام سلفی مہدی نے وزیرداخلہ سے کہا کہ ہم ڈائیلاگ اور باہمی گفتگو میں یقین رکھتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ملک کے مسائل بالخصوص اقلیتوں کو درپیش دشواریوں کو اسی راہ سے حل کیا جائے۔وزیرداخلہ نے کہا کہ ہم تمام مسلم تنظیموں کے ساتھ کھلے دل سے بات کرنے کو تیار ہیں۔“

کوئی ملت کی دہائی دینے والا اس کج ادا پورٹل سے پوچھے کہ اگر یہ سلفیت کا بڑا گروپ ہے تو چھوٹا گروپ کونسا ہے؟۔اس سے بڑی بدتمیزی اور افسوس کی بات کیا ہوسکتی ہے کہ اس نے امیر محترم کو بدنام کرنے اور سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اسی خبر اور واقعہ کو تقریباً ایک ماہ بعد دوسری سنسنی خیز ہیڈنگ کے ساتھ شائع کیا۔۔اس موقع پر لوگوں کی تجاویز تھیں کہ اس کا جواب دیا جائے،اس کی سرزنش کی جائے ، اس پر مقدمہ قائم کیا جائے وغیرہ وغیرہ لیکن اس کی نادانی پر محمول کرتے ہوئے معافی اور توبہ کا موقع دیتے ہوئے اس کے ساتھ درگزر سے کام لیا گیا کہ آج نہیں تو کل یہ اپنی غلطی سدھار لے گا۔المیہ یہ ہے کہ یہ طالع آزما طبقہ اور اس کا نام نہاد مسلم میڈیا آج بھی اپنی جعل سازی،فتنہ انگیزی اور رائے عامہ کو اپنے دجالی مقاصد کے پیش نظر ہموار کرنے اور ٹی آر پی حاصل کرنے کے لیے بڑی بے شرمی کے ساتھ سرگرم ہے اور وقتاً فوقتاً حسب منشاء اس طرح کی خانہ ساز رپورٹ کو سوشل میڈیا پر ڈالتا رہتا ہے۔اگر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے تو یاروں کو رونے دھونے کا موقع مل جاتا ہے اور دسیوں سفارشی کھڑے ہو جاتے ہیں۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسی صحافت ہے،یہ سب کن مقاصد کے پیش نظر کر رہے ہیں،ان کے پیچھے کون لوگ ہیں جن سے یہ شہ پا رہے ہیں۔کیا یہی ملت کی بہی خواہی اور دردمندی ہے؟

افسوس اس بات کا ہے کہ آج میڈیا میں تھوڑے ہی لوگ ایسے رہ گئے ہیں جو ایمانداری کے ساتھ صحافت کر رہے ہیں اور جو اقلیتوں کے ہیں وہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں ،ایسے میں ان نام نہاد اپنوں کا ایسا مذموم رویہ اور غیر ذمہ دارانہ کردار ہو تو پھر کیا ہی کیا جا سکتا ہے۔

گر ہمیں مکتب ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

اسی طرح امت کا ایک طبقہ اور جماعت وجمعیت کا ایک ٹولہ ہر وقت اس فراق میں طاق رہتا ہے کہ کب کوئی انہونی اور حادثہ ہو اور اس میں ذمہ داران کو الجھا دیا جائے،یا کم از کم ایسے شوشے اور شگوفے چھوڑ دیئے جائیں جن سے یا تو پوری ملت سے کٹ جائیں یا فرقہ پرست عناصر اور متعصب دھڑوں کے نشانے پر آجائیں۔ان کو ملت اور جماعت سے کچھ لینا دینا نہیں ہوتا ہے۔ہر پانچ سال

کے بعد وہ ایک فتنہ انگیزی اور زور آزمائی کا مظاہرہ ضرور کرتے ہیں۔ مبادا انہیں کچھ نہ کچھ حاصل ہو جائے۔

سوال یہ ہے کہ کب تلک مسلم شخصیات اور تنظیمات کو کوستے رہیں گے اور کب تک ان پر اپنی تنقیدوں کی بوچھار کرتے رہیں گے اور کب تک عوام کو بدگمان اور گمراہ کرتے رہیں گے اور عامۃ المسلمین کو فتنہ انگیزی کر کے آپس میں لڑاتے رہیں گے۔ کیا دنیا کی دیگر قومیں اسی طرح اپنے مسائل حل کرتی ہیں؟ اور اسی روش پر چل کر حالات وظروف ان کے حق میں سازگار ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ اپنی تنظیموں، اداروں اور شخصیات پر اعتماد کرتے ہوئے اور مثبت انداز میں کام کرتے ہوئے عوام کو ساتھ لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ ہر شخص ذمہ دار ہوتا ہے اور اپنے ہر حرکت وعمل کا جواب دہ ہوتا ہے۔ دنیا میں وہی قومیں سرخرو ہوئی ہیں جنہوں نے باہم مل کر نا مساعد حالات کو سازگار بنانے کی کوششیں کی ہیں خود اسلام اور قرن اول کے مسلمانوں کی تاریخ بھی ہمیں یہی درس دیتی ہے کہ اپنی شخصیات اور اداروں پر تنقید محض نہ کریں۔ لعن طعن، کردارکشی اور بائیکاٹ کا رویہ نہ اپنائیں۔ ان کا استخفاف نہ کریں، بدگمانی نہ پھیلائیں، ان کے تئیں رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے مرتکب نہ ہوں۔ تنقید کریں بھی تو تعمیری ہو اور اس کے اندر اخلاص وللہیت کی کارفرمائی ہو، ان کے اچھے کاموں کو سراہیں، شکرگزاری کی روش اپنائیں۔ کمیوں اور لغزشوں سے درگزر کریں اور ان کمیوں کی طرف نشاندہی ناگزیر ہو جائے تو بھی انکار منکر کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ مبادا ان کی کردارکشی اور عزت وناموس سے کھلواڑ ہو جائے۔ اپنے خاندان، سماج اور کمیونٹی کے اندر اجتماعی شعور بیدار کریں۔ قومی وملی نوعیت کے کام ایک دوسرے کے ساتھ مل کر انجام دینے کی کوشش کریں ملی وسماجی زندگی میں **لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا** (ترمذی) کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ اس گئے گزرے دور میں جو بھی قیادتیں ہیں وہ غنیمت ہیں۔ اس لیے اپنی قیادتوں کے تئیں سمع وطاعت اور نصح وخیرخواہی کا مظاہرہ کریں ان کے ساتھ ادب سے پیش آئیں سورہ حجرات کی اولین آیتوں کے عموم میں جمہور علماء کی مقبول ملی وجماعتی قیادتیں بھی شامل ہیں۔ **المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا** (بخاری) کی عملی تفسیر بن جائیں۔ تنظیموں اور شخصیات کو کوستے رہنے اور ساری ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر ڈالنے کے بجائے ان کی ہمت افزائی کریں اور قوم وملت کے تئیں اپنی ذمہ داریاں بھی محسوس کریں۔ ذات پات اور نسل برادری کی عصبیت کو بھول جائیں۔ انانیت، خودغرضی اور نفسانیت سے کوسوں دور رہیں اور سب ملت واحدہ بن کر حالات وظروف کو سازگار بنانے کی کوشش کریں۔ حالات بدلیں گے اور ان شاء اللہ ضرور بدلیں گے۔ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران:۱۴۰) بس کرنے کا کام یہ ہے کہ

بتان رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

☆☆☆

حج بیت اللہ اور عید الاضحیٰ کے موقع پر امیر محترم کا پیغام ودعا

الحمدللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر امیر محترم نے جماعت وجمعیت، ملک وملت اور انسانیت کی فلاح وبہبود خصوصاً وطن عزیز کی تعمیر وترقی اور امن عالم کے لئے دعائیں کیں۔ انھوں نے کہا کہ حج جو اسلام کا پانچواں رکن ہے وہ اخوت اسلامی کی آفاقیت اور اجتماعیت کا عظیم درس دیتا ہے۔ لائق صد احترام بلد امین مکہ مکرمہ امن وامان کی جگہ سے تمام مسلمانوں اور سارے انسانوں کے لئے امن وآشتی کا پیغام ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ وتولاہ نے مکہ مکرمہ سے پورے سنسار کی انسانی برادری سے آپسی تعاون، اخوت وبھائی چارہ اور امن وامان کو قائم رکھنے، جنگ وجدل، بدامنی اور دہشت گردی سے دور رہنے کا پُرزور التماس اور عید الاضحیٰ کے موقع پر صاف صفائی کا خصوصی خیال رکھنے، دوسروں کی خاطرداری کو ملحوظ رکھنے، اور مقامی انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ انھوں نے اطمینان وسکون اور اخلاص وللہیت کے ساتھ عبادت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے سب کی خدمت میں عید الاضحیٰ کا ہدیۂ تبریک پیش کیا ہے۔ (ادارہ)

مولانا خورشید عالم مدنی، پٹنہ

ناموس رسالت علی صاحبہا افضل الصلوات والتحیات اور ہماری ذمہ داریاں

تونے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر
(اقبال)

یہ مغرب جوخود کوتہذیب کا علمبردار سمجھتا ہے لیکن اس کا لبرل کلچر انسانیت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے، اس کے مختلف ممالک میں کچھ ایسے گروہ اور تنظیمیں ہیں جومسلمانوں کی مذہبی وروحانی شخصیات کے ساتھ نعوذ باللہ گستاخیاں کرتی ہیں، قبیح کارٹونوں اور گستاخانہ خاکوں کے ذریعے ان کا مذاق اڑاتی ہیں جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے اور انہیں قلبی اذیت، روحانی صدمہ پہنچتا ہے۔اور جب ان کے اس شنیع عمل کے خلاف آوازیں بلند کی جاتی ہیں تو پوری مغربی دنیا کا ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ یہ ذاتی رائے، انسانی حقوق کا معاملے ہے ہر شخص کو آزادئ فکر حاصل ہے اور اپنی سوچ کے مطابق کوئی کام کرسکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کارٹونسٹ میں سے بہت سارے عذاب الٰہی کے شکار بھی ہوئے دنیا والوں کے لئے نشان عبرت بھی بن گئے، اور دنیا والوں نے ان کے برے انجام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن اس کے باوجود یہ شیطانی کھیل کھیلا جارہا ہے اور یہ غیر انسانی سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ آج اسلام مغربی ممالک میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ہزار رکاوٹوں، چیلنجوں کے باوجود قافلہ اسلام رواں دواں ہے، اور لوگ فرسودہ نظام حیات و دیومالائی عقائد سے تنگ آکر اسلام کو گلے لگا رہے ہیں، ان میں بیشتر تعداد ان تعلیم یافتہ خواتین کی ہے، جن کے سامنے اسلام کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ اسلام نے عورتوں کے حقوق کو پامال کیا ہے اور انھیں زنگ آلود پنجرہ میں مقید کردیا ہے۔تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق اعداء اسلام منظم طریقے سے پوری دنیا میں مسلمانوں کو کمزور کرنے اور دنیا کو اسلام سے متنفر کرنے کے لئے کوشاں ہیں، صیہونی میڈیا اسلام کو مغربی دنیا میں ایک خطرے کے طور پر متعارف کرارہے ہیں، مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگارہے ہیں اور یہ آواز لگا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پوری دنیا کے لئے خصوصاً مغربی دنیا کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ اور اسی خطرہ کو ختم کرنے اور دبانے کے لئے وہ اوچھی حرکتیں کرتے رہتے ہیں کبھی قرآن کریم کو نذر آتش کرتے ہیں کبھی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہتے اور گستاخانہ خاکے بناتے ہیں اور انہیں ایک دہشت گرد، جارح وسفاک کے روپ میں دنیا والوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں سے متعلق یہ کہتے ہیں کہ

بوئے خون آتی ہے اس قوم کے افسانے سے

آج اسلام اور پیغمبر اسلام کی ذات سب سے زیادہ مظلوم ہے اور ظالم کا منشا یہ ہے کہ اس طرح یعنی نبی محترم کی توہین اور ناموس رسالت پر حملے کرکے مسلمانوں کے دلوں سے غیرت ایمانی کو ختم کردیا جائے حرمت رسول پر جان دینے کے جذبہ کو سرد کردیا جائے اور انہیں عیسائیوں کی طرح بے غیرت وبے حمیت بنادیا جائے۔لیکن ظالم کو یہ پتا ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایمانی جذبہ زندہ وجوان ہے اور وہ آج بھی حرمت رسول پر اپنی قیمتی شئی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ مسلمان کسی حال میں بھی یہ گوارہ نہیں کرسکتا ہے کہ ناموس رسالت پر کسی قسم کی آنچ آجائے اور یہی دنیا میں زندہ قوموں کا شعار ہے کہ وہ اپنے بنیادی ایمان وعقائد کی حفاظت کرتی ہیں ان کا یہ ایمان ہے کہ اللہ کی نظروں میں کوئی شخص حقیقی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی جان، اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور دنیا کی ہر شئی سے زیادہ رسول گرامی سے محبت نہ کرے۔

دردل مسلم مقام مصطفی است   آبروئے ما زنام مصطفی است

آج یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اس ذات گرامی کی کردارکشی کی کوشش کی جارہی ہے، قبیح کارٹونے اور خاکے شائع کرنے اور ان کا مقابلہ کرانے کا اعلان کیا جاتا ہے، جس پر آسمان میں اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں اور زمین میں تمام اہل ایمان درود وسلام بھیجتے ہیں۔ جسے شجر وحجر نے سلام کیا اور جس کے اشارے نے چاند کو دوٹکڑے کردیا۔ جس نے اپنی پوری زندگی جھوٹ نہ بولا، کسی کو گالی نہ دی اور کسی کا دل نہ دکھایا۔ ایک بار پھر ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ اور فریڈم پارٹی کے سربراہ گیرٹ ولڈاز (Geert wilders) نے حرمت رسول پر حملہ آور ہونے کی ناپاک جسارت کی ہے اس نے ڈچ پارلیمنٹ میں گستاخانہ خاکوں کا مقابلہ کروانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ کوئی انوکھا و پہلا اعلان نہیں بلکہ ناموس رسالت پر یہ رکیک حملے مسلسل ہوتے رہے ہیں ان کی باقاعدہ ابتدا ۲۰۰۵ میں عراق پر امریکی حملے کے بعد ہوئی اور تب سے یہ سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری ہے ایک طرف مسلمانوں کی زمینوں، ان کے ذخائر ومعاون پر قبضے کا عمل جاری ہے تو دوسری طرف ان کے جذبات اور ایمان کے سب

سے حساس حصے پر حملے جاری ہیں۔ یہ مسلمانوں کو مشتعل کر کے ان پر دہشت گردی کا لیبل لگانے، انہیں بے بس کرنے کا نفسیاتی حربے ہیں جو پوری منصوبہ بندی کے ساتھ تشکیل دیئے جا رہے ہیں۔

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخانہ مواد پر مبنی نمائش کے اعلان سے پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزاری ہو رہی تھی یہ ایک خطرناک والمناک معاملہ تھا اس لئے عالم اسلام کے سربراہان نے اس کے خلاف سخت نوٹس لیا۔ اور ان خاکوں کے مقابلے کی تنسیخ کی بھرپور کوششیں کیں اور الحمدللہ ان کی مساعی جمیلہ سے یہ مقابلہ منسوخ ہوگیا ہے۔ ولڈرز نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے کہ اسلام پسندوں کے مبینہ تشدد کے خطرے سے بچنے کے لئے میں نے کارٹونوں کا مقابلے نہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے، اس نے کہا کہ وہ نہیں چاہتے کہ نومبر میں ہونے والے کارٹونوں کے مقابلے میں دوسروں کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑیں۔ (قومی تنظیم یکم ستمبر ۲۰۱۹)

توہین قرآن، اہانت رسول اور اسلام کے رخ زیبا کو بگاڑنے کا یہ کھیل چلتا رہے گا، ابولہبی شرارے اڑتے رہیں گے چراغ مصطفوی کو پھونکوں سے بجھانے کا مذموم ابلیسی عمل جاری رہے گا، ایسے موقع پر ہمیں جذبات کی رو میں بہنے کے بجائے دین اسلام کو مضبوطی سے تھامنے اور حقوق مصطفیٰ کی نگہبانی و پاسداری پر پوری توجہ دینی چاہیے، ہم اپنے قول وعمل سے دنیا کو یہ پیغام دیں کہ اسلام دین رحمت اور رسول اسوہ رحمت اور قرآن پیغام رحمت ہیں۔ ہم اپنے اندر یہ جذبہ صادق پیدا کریں کہ مسلمان بن کر زندگی گزاریں گے فرمودات رسول پر عمل ہماری زندگی کی امتیازی شان ہوگی، اس کی کسی سنت کو ہم چھوٹی نہیں سمجھیں گے اور ان فرامین نبویہ کو سیکھنے، دوسروں کو سکھلانے اور پھیلانے میں اپنی ساری توانائیاں لگا دیں گے کثرت سے اس نبی محترم ﷺ پر درود وسلام بھیجیں گے اس سے اللہ کی رحمت نازل ہوگی، ہمارے گناہ جھڑیں گے اور ہمارے درجات بلند ہوں گے۔

ساتھ ہی اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں گے، اسلامی اخوت وبرادری کو فروغ دیں گے، محبت رسول اور اطاعت رسول کی بنیاد پر یکجہتی کا مظاہرہ کریں گے اور اپنے پڑوس میں آباد غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ حسن اخلاق اور انسانیت نوازی کا معاملہ کریں گے۔ پھر حالات بدلیں گے، دین سربلند وغالب ہوگا، امن وامان کی باد بہاری چلے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں دینی حمیت وایمانی غیرت پیدا کردے اور رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنے اور ان کی پاکیزہ سیرت کو عام کرنے کی توفیق ارزانی کرے۔ آمین

☆☆

تاریخ ردقادیانیت اور خدمات اہل حدیث کے سلسلہ میں معلومات کا خزانہ

ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کے قلم سے

تحریک ختم نبوت (1 تا 25 جلدیں)

تاریخ اہل حدیث (1 تا 9 جلدیں)

مکتبہ ترجمان کی مطبوعات پر 50% کی رعایت، مدارس، جامعات، مکتبات اور تاجران کتب درج ذیل پتہ سے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان

اہل حدیث منزل، 4116، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ 110006

فون: 011-23273407، فیکس: 011-23246613

عالم برزخ قرآن وحدیث کی روشنی میں

مولانا عزیز احمد مدنی
استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ

اسلامی عقیدہ کا ایک اہم باب اور اس کا جزء ایمان بالغیب ہے۔ غیبی امور سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا ادراک عقل وحواس سے ممکن نہیں، جیسے ذات باری تعالیٰ، وحی الٰہی، ملائکہ، جنت ودوزخ، عذاب قبر اور حشر اجساد وغیرہ۔ ان تمام امور میں اللہ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی ماورائے عقل واحساس باتوں پر یقین رکھنا جزء ایمان ہے۔ ان کا انکار کفر وضلالت ہے۔

انھیں غیبی امور میں سے ایک عالم برزخ بھی ہے۔ عالم دنیا اور عالم آخرت کے مابین جو وقفہ ہے اسے عالم برزخ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد انسان کا تعلق دنیا کی زندگی سے ختم ہوجاتا ہے۔ آخرت کی زندگی کا آغاز اس وقت ہوگا جب تمام انسان دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ یہ درمیان کی زندگی جو قبر میں یا پرندوں اور درندوں کے پیٹ میں یا نعش کو جلانے اور ہوا میں اڑا دینے یا دریا برد کردینے کی صورت میں مٹی کے ذرات میں گزرتی ہے، برزخ کی زندگی ہے۔ گویا از قبض روح تا نفخ صور بیوم بعث ونشور کا یہ وقفہ برزخی زندگی ہے۔ اس وقفہ، فترہ اور مرحلہ سے ہر شخص کو گذرنا ہے۔ خواہ وہ صالح ہو یا طالح، مسلم ہو یا کافر اور منافق، اسی زندگی میں قبر کے عذاب یا اس کی نعمتوں سے محظوظ اور منکر ونکیر کے سوالات کا سامنا ومواجہہ بھی کرنا ہے۔ جس سے کسی فرد بشر کو مفر نہیں۔ الا ماشاء اللہ منکر ونکیر کے سوالات اور ان کے امتحان میں جو کامیاب ہوا اس کی قبر اس کے لیے جنت، اور جو ناکام ہوا اس کی قبر اس کے لیے جہنم جیسی بنادی جائے گی۔ جیسا کہ نصوص احادیث سے اس جانب اشارہ ملتا ہے۔ غرض یہ کہ قبر کی منزل بڑی اہم اور کٹھن منزل ہے۔ جیسا کہ ترمذی شریف کی ایک روایت میں منقول ہے۔ خلیفہ ثالث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی ریش (داڑھی) آنسوؤں سے تر ہوجاتی، ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آخرت کے منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس منزل سے نجات پا گیا تو اس کے بعد کے منازل اس کے لیے آسان تر ہوں گے اور اگر نجات نہ پاسکا ناکام رہا تو اس کے بعد کے منازل اس کے لئے شدید ترین ہوں گے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ قبر سے زیادہ خوفناک منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ (جامع الترمذی: ج2308)

برزخ، معنی ومفہوم: القاموس المحیط میں ہے البرزخ: الحاجز بين الشيئين، والبرزخ مابين الدنيا والآخرة من وقت الموت الى البعث، فمن مات فقد دخل فى البرزخ، كذا قال الجوهرى (تفسیر قرطبی ۷/۱۰۴)

کتب معاجم کا خلاصہ یہ ہے کہ حجاب، آڑ، دیوار، پردہ، روک، حد فاصل، مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ یا موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے سے پہلے کا وقفہ، دو مخالف چیزوں کے درمیان کی چیز، خاکنائے، یا زمین کے چھوٹے ٹکڑے جو دو سمندروں کے بیچ پایا جاتا ہے۔ برزخ کہا جاتا ہے۔ (القاموس المحیط ص ۲۴۶، القاموس الوحید ا/ ۱۵۹، قرآن انسائیکلو پیڈیا ص ۱۷۹)

قبر کی زندگی کو برزخ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دنیاوی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان ایک آڑ یا پردہ ہے۔ برزخ میں رہنے والے کا شمار نہ تو دنیا میں رہنے والوں کے ساتھ کیا جاسکتا ہے اور نہ آخرت میں رہنے والوں کے ساتھ۔ امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا جو وفات پا گیا تھا، کہنے والے نے یوں کہا: اللہ فلاں شخص پر رحم فرمائے، وہ اب اہل آخرت میں سے ہوگیا۔ اس پر امام شعبی نے کہا نہیں وہ اہل آخرت میں سے نہیں بلکہ وہ اہل برزخ میں سے ہے۔ وہ اب نہ دنیا میں ہے اور نہ آخرت میں (تفسیر قرطبی ۷/۱۰۴)

اسی لئے عالم برزخ اور اس کے احوال کا قیاس عالم دنیا اور اس کے احوال پر نہیں کیا جاسکتا، بلکہ عالم برزخ عالم آخرت کا اول مرحلہ ہے۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس مسئلے میں بہت سے اہل علم، اسکالرس غلطی میں مبتلا ہیں۔ وہ انبیاء، شہداء، صالحین کی حیات برزخی کو حیات دنیوی پر بالکلیہ قیاس کر بیٹھے ہیں اور اسے اس کے مانند سمجھ بیٹھے ہیں، اپنے اسی ظن کی بنیاد پر بہت سے لوگ انبیاء علیہم السلام اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی شان اقدس میں تنقیصی جملے اور کلمات کہہ گذرتے ہیں اور عوام الناس میں غلط فکر کی ترویج کرتے ہیں۔ عفى الله عنهم وارشدهم الى الحق والصواب۔ انبیاء علیہم السلام اپنے قبروں میں زندہ ہیں۔ لیکن ان کی یہ زندگی برزخی زندگی ہے۔ اس کا قیاس دنیاوی زندگی پر نہیں کیا جاسکتا۔

برزخ۔ قرآن کریم میں: قرآن کریم میں 'برزخ' کا لفظ دو چیزوں میں فصل، حد فاصل اور موت وحشر کے مابین جو مدت ہے اس کے معنی ومفہوم میں مستعمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے 'برزخ کا تذکرہ' قرآن کریم میں تین مقامات پر کیا ہے۔

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے،حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المومنون:۹۹۔۱۰۰)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں کفر کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں جب وہ موت کو قریب سے دیکھیں گے تو آرزو اور تمنا کریں گے کہ انھیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے تو وہ اللہ پر ایمان لائیں گے اور اس کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر نیک کام کریں گے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ وہ اپنے اس قول میں سچے نہیں ہیں کیونکہ اگر انھیں دنیا میں بھیج دیا جائے تو یہ پھر وہی کام کریں گے جو پہلے کرتے تھے جس سے انھیں منع کیا گیا تھا۔جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْه (انعام:۲۸) ایسی آرزو ہر کافر موت کے وقت کرے گا۔لیکن کسی کو دنیا میں واپس نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ قیامت آنے تک وہ برزخ میں رہیں گے۔

بعض اہل علم نے برزخ کا معنی قبر کے بتائے ہیں۔ان کے مطابق لوگ مرنے کے بعد قبر میں قیامت تک رہیں گے، پھر اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم میں جائیں گے۔(قرآن انسائیکلو پیڈیا ص179)

یہاں اس آیت میں دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان جو وقفہ ہے اسے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے، یہ درمیان کی زندگی جو قبر میں یا پرندے اور حیوانات کے پیٹ یا جلا دینے کی صورت میں مٹی کے ذرات میں گزرتی ہے برزخ کی زندگی ہے۔انسان کا یہ وجود جہاں بھی اور جس شکل میں بھی ہوگا بظاہر وہ مٹی میں مل کر مٹی بن چکا ہوگا۔یا راکھ بنا کر ہواؤں میں اڑا دیا یا دریاؤں میں بہا دیا گیا ہوگا۔یا کسی جانور کی خوراک بن گیا ہوگا۔مگر اللہ تعالیٰ سب کو ایک نیا وجود عطا فرما کر میدان محشر میں جمع فرمائیں گے۔

۲۔قرآن کریم میں 'برزخ' کا ذکر دوسرے مقام پر یوں آیا ہے۔وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (الفرقان:۵۳)

ترجمہ:اللہ کی ذات وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں یہ ہے میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے کھاری وکڑوا،اوران دونوں کے درمیان (برزخ) ایک حجاب اور مضبوط اوٹ کر دی ہے۔

۳۔قرآن کریم نے اس لفظ کو ایک تیسرے مقام پر یوں ذکر کیا ہے "مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان" (الرحمن:۱۹۔۲۰) یعنی اسی نے دو دریاؤں کو بہتا چھوڑ دیا جو ایک دوسرے سے ملتے رہتے ہیں دونوں کے درمیان ایک برزخ (دیوار، آڑ) ہے جسے پار نہیں کرتے یا اس سے بڑھ نہیں سکتے۔

ان دونوں آیات میں برزخ اپنے لفظی معنی میں استعمال ہوا ہے جس کے معنی آڑ اور رکاوٹ کے ہیں، کیونکہ سمندر میں مختلف مقامات پر میٹھے پانی کے چشمے ملتے ہیں جو سمندر میں رہتے ہوئے بھی نمکین پانی سے نہیں ملتے۔ میٹھا میٹھا رہتا ہے اور کھاری کھاری رہتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے پانی کے درمیان برزخ بنا رکھا ہے، ایسی آڑ اور دیوار بنا رکھی ہے جو ہمیں دکھائی نہیں دیتی پر دونوں قسم کے پانی آپس میں نہیں ملتے ہیں۔

۴۔قرآن کریم کی ایک چوتھی آیت **وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون أشد العذاب** (الغافر:۴۵-۴۶) سے بھی اس موضوع کے لئے استدلال کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اور آل فرعون پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا، آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح وشام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا) کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں انھیں سمندر میں غرق کر دیا گیا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم کا سخت ترین عذاب ہے۔اس آگ پر برزخ میں یعنی قبروں میں وہ لوگ روزانہ صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں۔

یہ آیت اثبات عذاب قبر کی دلیل ہے۔اہل سنت والجماعت نے اسی آیت سے برزخ یعنی قبروں میں اثبات عذاب سے متعلق استدلال کیا ہے۔جس کا بہت سے لوگ جیسے ملاحدہ، زنادقہ، خوارج اور بعض معتزلہ اور عقلانیت پسند لوگ انکار کرتے ہیں۔جبکہ اس آیت کریمہ سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ ''عرض علی النار'' کا معاملہ جو صبح وشام ہوتا ہے، قیامت سے پہلے کا ہے، اور قیامت سے پہلے برزخ یا قبر ہی کی زندگی ہے اور قیامت والے دن ان کو قبر سے نکال کر سخت ترین عذاب یعنی جہنم میں ڈالا جائے گا۔(مستفاد احسن البیان ص ۱۱۰۹)

قرآن کریم کی یہ وہ آیات ہیں جن سے برزخ کی زندگی کا ثبوت ملتا ہے اہل علم نے اپنے موقف کے اثبات کے لئے انھیں آیات سے استدلال کیا ہے۔

برزخ اور احادیث نبوی: کتب احادیث کا مطالعہ اور اس کا تصفح کیا جائے تو لفظ برزخ نہیں ملتا۔البتہ قبر، عذاب قبر، نعیم قبر اور منکر ونکیر کے سوالات وغیرہ امور سے متعلق متعدد احادیث صحیح سندوں سے موجود ومحفوظ ہیں اور سلف سے منقول ہیں جو اثبات قبر و برزخ اور اس کے احوال پر ایمان وایقان کے لئے کافی ہیں۔ان میں سے چند کا استعراض بطور نمونہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی خاتون میرے پاس آئی اور دوران گفتگو اس نے کہا اعاذک الله من عذاب القبر کہ

اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کذبت الیھودیة اس یہودی عورت نے جھوٹ بکا ہے۔ مگر چند روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو، بے شک عذاب قبر برحق ہے۔ بخاری کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں نعم، عذاب القبر حق قالت عائشة فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد صلى صلاة الا تعوذ بالله من عذاب القبر (بخاری:۱۳۷۲)

۲۔زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے: یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ ہے ان هذه الأمة تبتلى فى قبورها، فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب القبر الذى أسمع منه...الحديث (رواہ مسلم:۲۸۶۷)

یہ قبر والے اپنی قبروں میں امتحان و آزمائش میں مبتلا ہیں، اگر بات ایسی نہ ہوتی کہ تم اپنے مردوں کو دفنانا بند کردو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں اس عذاب قبر کو سنا دیتا جسے میں سن رہا ہوں۔

۳۔عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کی تدفین سے فارغ ہوجاتے تو وقوف فرماتے اور کہتے استغفروا لأخيكم ثم سلوا له بالتثبيت فانه الآن يسال (رواہ ابوداؤد)

یعنی اپنے بھائی کے لئے دعاء استغفار کرو اور اس کی ثابت قدمی کے لئے اللہ سے دعا کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال وجواب ہوگا۔

۴۔براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مومن یا مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے۔ اسی جانب اللہ تعالیٰ کے قول يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة میں اشارہ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دوسری روایت میں منقول ہے کہ یہ آیت عذاب قبر کی بابت نازل ہوئی، يقال : من ربک فيقول: ربى الله ونبي محمد (متفق علیہ)

۵۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے خطرناک زہریلے اژدہے مسلط فرمائے گا جو اسے ڈسیں گے کاٹ کھائیں گے یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ ان میں سے ایک اژدہا اگر روئے زمین پر پھونک مار دے تو زمین کے سبزہ زار بھسم ہوجائیں۔

۶۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مرجاتا ہے تو قبر میں اس کے سامنے صبح وشام اس کی جگہ پیش کی جاتی ہے یعنی اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور جہنمی ہے تو جہنم اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیری اصل جگہ ہے جہاں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تجھے بھیجے گا۔ (متفق علیہ)

۷۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يبعث كل عبد فى القبر على ما مات، المومن على ايمانه، والمنافق على نفاقه (تفسیر ابن کثیر ۴/۴۱۶، صحیح مسلم:۲،۸۷۸)

یعنی ہر شخص کو اس کی قبر سے اس کی موت کے مطابق اٹھایا جائے گا مومن کو اس کے ایمان وعمل اور حسن خاتمہ کے مطابق اور منافق کو اس کے نفاق اور سوء خاتمہ کے مطابق۔

کتاب وسنت کے یہ چند واضح نصوص اور دلائل ہیں جو عالم برزخ اور احوال قبر کا پتہ دیتے ہیں کتب احادیث میں اس بابت متعدد احادیث موجود ہیں۔ یہ چند نصوص ایک صحیح العقیدہ مومن کو اپنے ایمان وعقیدہ کی درستگی وپختگی کے لئے کافی ہیں۔ البتہ جو لوگ ایسے ثابت شدہ مسائل میں تردد کرتے ہیں یا اسے عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں یا سرے سے انکار کرتے ہیں۔ تو ایسے منکرین عذاب قبر وبرزخ قرآن وحدیث دونوں کی صراحتوں کو تسلیم نہیں کرتے یہ کھلم کھلا گمراہی ہے۔ اللہ جل شانہ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور امت کو ایسے لوگوں کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی تازہ پیشکش

نکاح نامہ رجسٹر

- ☆ کتاب وسنت کی روشنی میں تیار شدہ
- ☆ مارکیٹ میں دستیاب تمام نکاح ناموں سے منفرد۔
- ☆ نکاح سے متعلق بنیادی احکام ومسائل سے آراستہ
- ☆ نہایت دیدہ زیب اور آرٹ پیپر پر طباعت
- ☆ ہر مسجد ومدرسہ کی بڑی ضرورت۔

اوراق:150 قیمت:Rs.200/-Net

پندرہ روزہ جریدہ ترجمان

جوا کی حرمت اور اس کے نقصانات

مولانا عبدالمنان شکراوی، دہلی

میسر اور قمار عربی زبان کے الفاظ ہیں جو جوئے اور سٹے کے مفہوم میں بولے جاتے ہیں۔ شریعت میں جوئے کو گناہ کبیرہ شمار کیا گیا ہے اور اس کے مرتکب کے حق میں سخت وعید آئی ہے۔ جوئے کی مختلف شکلیں وصورتیں ہیں اور وقت کے ساتھ اور نام نہاد ترقی کے نام پر سٹے کی نئی نئی قسمیں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ موجودہ دور میں کھیلوں میں جوئے وسٹے بازی کا رواج بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ کھیلوں میں خاص طور پر کرکٹ میں سٹے بازی کے خوب چرچے ہیں۔ انفرادی طور پر کھلاڑی سٹہ لگاتے ہیں اور اجتماعی طور پر پوری ٹیم بھی اس کام کا حصہ بنتی ہے۔ سٹوریے ہار جیت کے فیصلے یا کھیل کے کسی ایک حصے کو لیکر جوا کھیلا جاتا ہے جو شرعا حرام ہے۔ یہ ہی نہیں شرعی نقطۂ نظر سے جو کھیل بھی کسی چیز کے عوض میں شرط لگا کر کھیلا جائے وہ جوا ہے۔ یہ بہت عام ہے کہ کھیلوں میں ہر کھلاڑی مال کی ایک متعین مقدار جمع کرتا ہے اور سارا کا سارا مال کامیاب ہونے والے کھلاڑی یا ٹیم کو دے دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے مال حاصل کرنا لوگوں کے مال کو باطل طریقے سے کھانا کہا گیا ہے جو کہ سراسر حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (النساء:۲۹) ترجمہ: ''اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ۔''

نام نہاد ٹیکنالوجی ترقی، گلوبلائزیشن کے دور اور جدید تہذیب کے پیش نظر کھیلوں میں نئی نئی شکلیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ انٹرنیٹ اور موبائل پر چھوٹے چھوٹے میسیجز کے ذریعے بھی لوگ میچ کھیلتے ہیں جن کے اندر کھلم کھلا جوا وسٹہ کی صفات پائی جاتی ہیں۔

اسلام میں جوئے کا حکم:

اسلامی شریعت میں جوا حرام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدۃ:۹۰) ترجمہ: ''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان وغیرہ اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔'' قرآن کریم میں متعدد مقامات پر جوئے کا ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرۃ:۲۱۹) ترجمہ: ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔'' اس آیت کریمہ میں گرچہ شراب اور جوئے کی قطعی حرمت وارد نہیں ہوئی ہے لیکن ان کی ممانعت بہر حال موجود ہے۔ جس کے پیش نظر صحابۂ کرم رضوان اللہ علیہم اجمعین اس آیت کریمہ کے نازل ہوتے ہی شراب اور جوئے سے فوری طور پر کنارہ کش ہوگئے تھے۔

حدیث میں جوئے کی حرمت: بہت سی احادیث میں جوئے کی حرمت وارد ہوئی ہے جس میں سے حضرت بریدہ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چوسر سے کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھ سور کے گوشت وخون سے رنگے۔'' ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر سے کھیلا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' امام سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسی ہار جیت جس میں طرفین کی جانب سے بدلہ رکھا جائے وہ جوا ہے۔ جیسے چوسر ہے، شطرنج ہے یا اسی طرح قول یا فعل میں ہار جیت کا معاملہ ہو وہ جوا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے (اس کہنے ہی پر) صدقہ کرنا چاہیے۔'' نیز ارشاد نبوی صلی اللہ وسلم ہے: اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور ڈھول کو حرام قرار دیا ہے۔'' جمہور علماء کا جوا کی حرمت پر اتفاق ہے۔

جوئے کے دینی نقصانات: جوئے کی بہت سی دینی خرابیاں ہیں مثلا:

۱۔ جوا بڑا گناہ ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَآ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرۃ:۲۱۹) ترجمہ: ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔'' یہ فرمان الٰہی شریعت اسلامیہ میں جوئے کی حرمت پر واضح دلیل ہے۔

۲۔ جوا، شرک اور شراب کا ساتھی ہے: جوا شرک اور شراب کا ساتھی ہے کیونکہ قرآن کریم کے اندر حرمت کے معاملے میں شرک اور شراب کے

ساتھ اس کا ذکر آیا ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس سے شرعا اس کی قباحت اور بڑھ جاتی ہے۔ممنوع امور کے درجات ومراتب ہیں لیکن اگر کسی حرام عمل کو سب سے بڑے گناہ کے کام کے ساتھ ذکر کردیا جائے تو اس کی خرابی اور قباحت میں مزید اضافہ ہوجاتا گا۔اللہ تعالیٰ نے جوئے سے منع فرمایا ہے اور اس کے ساتھ ہی دیگر گناہ کبیرہ کا ذکر فرمایا ہے جن میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدۃ:۹۰) ترجمہ:''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان وغیرہ اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔''

یہاں شرک کے ساتھ جوئے کا ذکر کرنے کا مقصد غالبا یہی ہے کہ جو لوگ اسے اچھا سمجھتے ہیں وہ اس کی سنگینی کو سمجھیں۔

۳۔جوا گندگی ھے:ارشاد باری تعالیٰ ہے:يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ یہاں ان حرام اعمال کو رجس کہا گیا ہے۔اور عربی میں ہر گندی گھناؤنی شے جس سے نفس کو نفرت ہوتی ہے اسے رجس کہا جاتا ہے۔جوئے کی برائی میں جو نصوص قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں وہ سب اس کی ایک ساتھ حسی اور معنوی دونوں گندگیوں پر دلالت کرتے ہیں جن سے ایک مسلمان کو بچنا یہاں تک کہ اس سامان سے بھی دوری اختیار کرنا ایسی محفلوں سے دوری بنائے رکھنا جہاں ان کا ارتکاب کیا جاتا ہو، لازمی وضروری ہے۔جوئے کی گندگی اس بات کی بھی متقاضی ہے کہ جو بھی مال اس کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہوا تنا ہی گندہ ہے جتنا گندہ وغلیظ مال جسم فروشی کے ذریعہ کمایا گیا یا کاہن کی شیرینی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کے فرض ونفل کسی بھی عمل کو قبول نہیں فرماتا۔اگر اس مال سے حج کیا یا محتاجوں اور مسکینوں پر صدقہ کیا یا مسجد بنائی یا اوقاف میں دیا یہ سب اللہ کے دربار میں ناقابل قبول ہے۔

۴۔جوا شیطانی عمل ھے:ارشاد باری تعالیٰ ہے: رجس من عمل الشیطان ''یعنی یہ گندہ ہے اور شیطانی کام ہے جبکہ شیطان انسان کا سب بڑا دشمن ہے اور اس سے اور اس کے ہتھکنڈوں سے دور رہنا لازمی وضروری ہے۔خاص طور پر وہ کام جنہیں وہ بندوں کو پھنسانے کے لیے کرتا ہے۔اس میں اس کی بربادی ہے۔لہذا کھلے دشمن کے کاموں سے جتنا دور رہا جاسکے، رہنا چاہیے اور ان میں پڑنے سے ڈرنا چاہیے۔

۵۔جوا اللہ کی یاد سے غافل کرتا ھے:جوا اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے۔جو لوگ جوا کھیلتے ہیں وہ جوا کھیل کر مختلف ذرائع یعنی تاش وغیرہ نیز کامیاب ونا کام ہونے والوں کی خبروں میں مصروف رہ کر اپنے قیمتی اوقات ضائع وبرباد کرتے ہیں۔جمعہ وجماعت ضائع کرتے ہیں اور اللہ کے ذکر کی مجالس اور علمی حلقوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں اور اس طرح ان کی معاشی زندگی تنگ ہوجاتی ہے جس سے ان کا مال برباد ہوتا ہے، عمر برباد ہوتی اور نفع وفائدہ سب فوت ہوجاتا ہے۔

جوئے کے دنیاوی نقصانات:جس طرح جوئے کی خرابیاں انسان کے دین وایمان کو برباد کرتی ہیں اور قیامت کے دن اللہ کے غضب اور اس کے عذاب کا حقدار بناتی ہیں اسی طرح اس کی دنیاوی خرابیاں ہیں جن سے اس کی زندگی اجیرن اور بے کیف بن جاتی ہے۔قرآن کریم نے اس طرح کی بعض خرابیوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔جبکہ ان میں بعض کی خرابیاں جگ ظاہر ہیں جنہیں ہم ہر دن دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں۔لہذا یہاں ہم ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں جو فائدے سے خالی نہ ہوگا:

۱۔لوگوں کے درمیان دشمنی کا سبب:جوا اپنی تمام تر قسموں اور صورتوں کے ساتھ خراب عادت ہے جس کے سماج میں پھیل جانے سے دشمنی وعداوت خوب پروان چڑھتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (المائدۃ:۹۱) ترجمہ:''شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔''امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اس بات کا ذکر ہے کہ تمہارے درمیان ایمان کی بدولت جو اتحاد واتفاق، محبت ویگانگت اور اخوت وبھائی چارگی پیدا ہوگئی ہے اسے شیطان پھر سے ملیامیٹ کرنے کی فراق میں رہتا ہے۔''

۲۔جوئے کا جرائم کے پھیلاؤ میں اہم کردار:جوئے کے اڈے اور سٹے بازی کی سوسائٹیاں اکثر حالات میں چوری، ڈکیتی، قتل وخونریزی اور شراب نوشی کا ٹھکانا ہوتی ہیں۔جوئے کی تعریف کے سلسلے میں امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر وہ کھیل جس کے اندر مختلف کاموں کے سلسلے میں بازی لگائی جائے جیسے پینا، چیخنا، چلانا، یا کھڑا ہونا جوئے کی قسم ہے۔جہاں تک چوری کا تعلق ہے تو بازی کا تماشائی دیکھتا ہے کہ کس طرح یہ نقصان اٹھاتا ہے اور یہ پلک جھپکتے فائدہ اٹھاتا ہے جس کی بنا پر ہر ممکن طریقے سے وہ اس کھیل کا حصہ بننا چاہتا ہے۔اور عام طور پر اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے چوری کا سہارا لیتا ہے۔جہاں تک قتل کا معاملہ ہے تو جب جوا کھیلنے والا منٹوں میں اپنی گاڑھی کمائی کا مال ضائع اور برباد ہوتے

ہوئے دیکھتا ہے تو وہ غصہ سے بے قابو ہوجاتا ہے اور خودکشی تک کر لیتا ہے یا اپنا کھویا ہوا مال واپس حاصل کرنے کی غرض سے مدمقابل کا قتل بھی کر دیتا ہے۔

۳۔آباد گھروں کی بربادی کا سبب: جوئے کے باعث خاندان بکھر جاتے ہیں۔میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اور طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے۔جو گھر اچھے کھاتے پیتے تھے وہ کنگال وقلاش ہوجاتے ہیں۔کل تک جو عزت دار تھے جوئے کی لت کے باعث ذلت ورسوائی سے دوچار ہوگئے۔بیوی بچوں کے کھانے پینے کے اسباب مہیا نہیں،تن بدن پر کپڑا نہیں۔گھر میں شادی ہونے والی تھی لیکن گھر میں ایک جواری تھا سب چرا کرلے گیا اور جوئے میں لٹا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ جوان بیٹے یا بیٹی کی شادی ہی نہیں ہو پائی۔کاروبار چوپٹ ہوگیا۔یہ سب جوئے کی کارستانیاں ہیں۔

ایسا کھیل جس میں جوئے کی نقل ہو: ’’اسلام ویب‘‘ کی سائٹ پر موبائل میں موجود ایک کھیل سے متعلق سوال آیا جس میں دو ٹیمیں ہوتی ہیں اور کھیل ختم ہونے پر جیتنے والے کو خیالی رقم ملتی ہے جو کہ ہارنے والے کی خیالی رقم میں سے وضع کی جاتی ہے۔میچ کے اندر ہر چھ سیکنڈ میں دوسو پچاس کی خیالی رقم ملتی ہے تاکہ اس رقم سے کچھ چیزیں خریدی جاسکیں اور ان کے ذریعہ مدمقابل کو چیلنج کیا جائے۔وہ یہ بھی کرسکتا ہے کہ پچیس کی رقم کا اضافہ کرکے ہر چھ سیکنڈ میں دوسو پچاس کے بجائے دوسو پچھتر کی خیالی رقم حاصل کرے۔تو کیا اس کھیل کا حکم جوئے کا ہے؟اور اگر اس کھیل میں اصلی رقم سے ادائیگی کی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس سوال کا درج ذیل جواب دیا گیا:

ہارنے والے کھلاڑی کی خیالی رقم میں سے وضع کرنے کا جو آپ نے ذکر کیا ہے وہ حقیقی جوا نہیں ہے بلکہ نقلی جوا ہے جس سے پرہیز کرنا چاہیے چہ جائیکہ اس میں حقیقی رقم ادا کی جائے۔اس طرح کے کھیل سے اس لیے منع کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں اصلی جوئے کی شکل پائی جاتی ہے گرچہ اسے دل بہلانے کے لیے ہی کھیلا جاتا ہے۔اور کھیل اس کی حرمت کی تعظیم کے منافی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ذٰلِکَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (الحج:۳۰) ترجمہ:’’یہ جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔‘‘

اس طرح کے کھیل دو طرح کی ممانعت سے خالی نہیں:

۱۔یا تو وہ بذات خود جوا ہوں گے جس میں حقیقی طور پر کھیل کے عوض مال کا فائدہ یا نقصان ہوگا۔اس کی حرمت کسی بھی مسلمان پر مخفی وپوشیدہ نہیں ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدۃ:۹۰) ترجمہ:’’اے ایمان والو!بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان وغیرہ اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں،شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہو۔‘‘

۲۔یا وہ حقیقی جوئے کی شکل میں نہیں ہوگا بلکہ بحیثیت جوئے کی ٹریننگ،ایک حرام عمل میں داخلے پر جرأت مندی کا آئینہ دار اور دل بہلانے کی غرض سے کھیل کی شکل میں ہوگا اور حلال سمجھ کر کیا جائے گا تو اس کے حرام ہونے میں بھی کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔حکمت سے پر ہماری شریعت میں کسی بھی ایسی عادت کی گنجائش نہیں ہے جس میں کفار کی مشابہت لازم آتی ہو۔اور قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ولا تتبع أهوائهم.** (الشوریٰ:۱۵) ترجمہ:’’اور آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجیے۔‘‘ اور صحیح حدیث میں ہے:اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **من تشبه بقوم فهو منهم.** جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔(ابوداود)

شیخ ابن باز رحمه الله کا فتویٰ: شیخ رحمہ اللہ سے قرآن کریم کی آیت کریمہ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدۃ:۹۰) میں مذکور جوئے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: میسر جوا ہے جو کہ مال کے عوض کھیلا جاتا ہے۔وہ اس میں مقابلہ کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ یہ اس اس طرح ہے اور اگر تم مجھ پر بازی لے گئے تو تمہارے لیے اتنا اتنا مال ہے۔یہی قمار ہے اور اسی کا نام میسر ہے۔لیکن یہی مقابلہ جب اونٹ یا گھوڑا یا تیراندازی میں ہو تو مشروع ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس میں اگر عوض بھی لیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں جیسا کہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **لاسبق الافی نصل او خف او حافر.** (آگے بڑھنے کی شرط صرف تین چیزوں میں لگانا درست ہے۔تیراندازی میں،اونٹ بھگانے میں اور گھوڑے دوڑانے میں۔)(نسائی)

معلوم ہوا کہ جوا ایک حرام عمل ہے اور اس کے دینی ودنیاوی بے شمار نقصانات ہیں۔اس سے سماج ومعاشرے کو پاک وصاف رکھنے کی سخت ضرورت ہے۔اس طرح کے عناصر اگر سماج میں سر اٹھا رہے ہیں تو پورے معاشرے کو مل کر بلا جھجک اور ذاتی مصالح یا خاندانی وگروہی بندشوں کو پس پشت ڈال کر ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا لازمی وضروری ہے اور اس کے سد باب کے لیے سخت موقف اختیار کرنا چاہیے تا کہ اس خرابی کی روز اول ہی بیخ کنی کی جاسکے اور سماج ومعاشرہ اس ناسور سے پاک وصاف رہ سکے۔ایسا نہ ہو کہ شروع میں اس کو اہمیت نہ دی گئی نتیجۃً یہ برائی ایک عفریت کی شکل اختیار کر گئی جس کا مقابلہ مشکل سے مشکل تر ہو گیا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچنے،اپنے گرد وپیش کو اس سے پاک وصاف رکھنے اور اس کے خلاف ضروری اقدامات کرنے کی توفیق بخشے۔آمین ☆☆

حج اور حاجی

مولانا محمد محب اللہ محمدی

حج اسلام کا وہ رکن ہے، جس نے اپنوں ہی کو نہیں غیروں کو بھی متاثر کیا ہے، اس کے ظاہری منافع، اجتماعی مصالح اور روح پرور مناظر پر اسلامی دنیا ہی نہیں، غیر اسلامی دنیا نے سیکڑوں نہیں، ہزاروں بار رشک کیا، اور کیوں نہ کرتے تہوار وہ بھی مناتے ہیں، یاترائیں ان کی بھی نکلتی ہیں، نمائشیں ان کے یہاں بھی لگتی ہیں، میلوں ٹھیلوں کا سلسلہ ان کے یہاں بھی چلتا ہے، بھیڑ ان کے یہاں بھی نظر آتی ہے، پوجا پاٹ ان کے یہاں بھی ہوتی ہے، مذہبی مقامات میں حاضری ان کے یہاں بھی دی جاتی ہے، لیکن کیا کہیں کوئی جوڑ نظر آتا ہے ان میں سے کسی چیز کا حج کے ایام سے ارکان حج کی ادائیگی سے، منی کے قیام سے، عرفات کی حاضری اور گریہ وزاری سے، مزدلفہ کی رات سے، دس بیس نہیں چالیس چالیس لاکھ افراد کی ایک ساتھ منتقلی سے، کعبہ کے سائے میں پڑھی جانے والی نماز سے، حجر اسود کو بوسہ دینے کی بے قراری سے، روضہ شریف پر پڑھے جانے والے درود وسلام سے دل پر پڑنے والے اثرات سے؟

حج کیا ہے؟ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج کی حقیقت یہ ہے کہ صالحین کی ایک بڑی جماعت ایک خاص زمانہ میں جمع ہو اور ان لوگوں کا حال یاد کرے جن پر اللہ تعالی کا انعام ہوا مثلا انبیاء وصدیقین شہداء وصالحین اور اس جگہ جمع ہو جہاں اللہ تعالی کی نشانیاں موجود ہیں، اور جہاں ائمہ دین اور صالحین امت شعائر اللہ کی تعظیم میں سرشار ہوکر گڑگڑاتے روتے ہوئے خیر وبخشش کے طالب اور کفارہ سیئات کے امیدوار بن کر آئے ہیں، اس لئے کہ جب ہمتیں اس کیفیت کے ساتھ جمع ہوتی ہیں تو رحمت ومغفرت کے نزول میں تخلف یعنی تاخیر نہیں ہوتی۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے حج کی حقیقت اور ماہیت کو بڑے بلیغ انداز میں بیان کیا، اور اپنے موئے قلم سے اس کی دلآویز ودلکش تصویر کھینچ دی ہے، آپ لکھتے ہیں:

"اس بیت اللہ کی وضع وشکل ایک شاہی دربار یا شاہی ایوان کی طرح ہے، جہاں پر عشاق اور اہل فراق ہر دشوار گزار اور دور دراز مقام سے افتاں وخیزاں آشفتہ سر اور پراگندہ مو ہوکر پہنچتے ہیں رب البیت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے اپنی حقارت کا احساس لئے ہوئے اس کی عزت وجلال کے سامنے اپنے کو فراموش کئے ہوئے اس علم واعتراف کے ساتھ کہ وہ اس سے پاک اور بلند وبرتر ہے کہ کوئی گھر اور چہار دیواری اس کو گھیر سکے، یا کوئی شہر اس کا احاطہ کر سکے تاکہ ان کی عبودیت ورقت اپنی انتہا کو پہنچ جائے، اور اطاعت وانقیاد اور تسلیم ورضا میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے، اسی لئے ان کو ایسے اعمال اور نقل وحرکت کا پابند کیا گیا ہے جن سے نہ نفس انسانی کا کوئی لگاؤ ہے، نہ عقل کی وہاں تک رسائی ہے، مثلاً رمی جمار (شیطان کو ایک خاص جگہ پہنچ کر پتھر مارنا) صفا مروہ کے درمیان بار بار دوڑنا، اس قسم کے اعمال کمال عبودیت اور غایب درجہ محبت وانقیاد کو ظاہر کرتے ہیں۔"

رمی جمار کے متعلق کہتے ہیں: "اس سے مقصود مجرد امتثال امر ہے تاکہ مکمل عبودیت کا مظاہرہ ہو سکے، عقل اور نفس کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے، مزید برآں اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ ہے، اس لئے کہ ابلیس ملعون اسی جگہ ان کے حج میں شبہ پیدا کرنے یا کسی معصیت میں مبتلا کرنے آیا تھا، اللہ تعالی نے ان کو حکم دیا کہ اس کو کنکریاں ماریں تاکہ وہ ان کے پاس سے دفع ہو جائے، اور اس کو ان سے کوئی توقع ہی باقی نہ رہ جائے، اگر کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ ان کے سامنے شیطان حقیقت میں آگیا تھا اس لئے انھوں نے اس کو مارا، میرے سامنے تو شیطان نہیں ہے کہ میں اس کو ماروں تو اس کو سمجھنا چاہیے کہ یہ خیال بھی شیطان ہی کا پیدا کردہ ہے اور وہی ہے جس نے یہ خیال تمہارے دل میں ڈالا ہے تاکہ شیطان کو ذلیل وخوار کرنے کا جو عزم اور ارادہ تمہارے اندر تھا وہ کمزور پڑ جائے، تم کو جاننا چاہیے کہ ظاہر میں تم جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہو لیکن حقیقت میں وہ کنکریاں شیطان کے منہ پر پڑتی ہیں، اور اس کی کمر توڑ دیتی ہے، اس لئے کہ اس کی تذلیل وتوہین سب سے زیادہ اس تعمیل حکم سے ہوتی ہے، جو اللہ تعالی کی تعظیم اور اطاعت محض کے جذبہ کے ساتھ ہو نفس یا عقل کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔" (ملخص از کتاب ارکان اربعہ صفحہ نمبر ۲۹۲ تا ۳۵۵ بتصرف یسیر)

حاجی کیا ہے؟ حاجی تو حکم کا بندہ اور اشاروں کا غلام ہے، حج اپنے سارے ارکان واعمال اور مناسک وعبادات کے ساتھ اطاعت محض، مجرد امتثال امر، بے چوں وچرا حکم بجالانے اور ہر مطالبہ کے آگے سر جھکا دینے کا نام ہے حاجی کبھی مکہ میں نظر آتا ہے کبھی منی میں کبھی عرفات میں کبھی مزدلفہ میں، کبھی ٹھہرتا ہے کبھی سفر کرتا ہے، کبھی خیمہ گاڑتا ہے، کبھی اکھاڑتا ہے، وہ حکم کا بندہ اور چشم وابرو کا پابند ہے، اس کا خود نہ کوئی ارادہ ہوتا ہے، نہ فیصلہ، نہ انتخاب کی آزادی وہ منی میں اطمینان سے سانس بھی لینے نہیں پاتا کہ اس کو عرفات جانے کا حکم ملتا ہے۔

چند خاص نصیحتیں حجاج کرام کی خدمت میں:

جب انسان حج جیسے عظیم الشان عبادت سے شادکام ہوتا ہے تو ضروری ہوتا ہے کہ رب کے حضور گڑگڑائے سجدہ شکر ادا کریں، دوسرے کو حج پر ترغیب دلائے، حج کے دروس وعبر سے اپنے دل وذہن کو ٹھنڈک پہنچائے، اور مکہ مدینہ منورہ میں جتنا وقت ملے اسے ضائع نہ کریں بلکہ عبادت میں ذکر وتلاوت قرآن، تدبر وامعان میں گزارے فالتوں اور بے فائدہ امور سے گریز کریں، آیئے چند خاص واہم امور کا ذکر ذیل کے سطور میں ہم کر رہے ہیں۔

۱۔جب کوئی شخص حج یا عمرہ کے لئے نکلے تو اسے چاہیے کہ اپنی نیت درست کرلے، خالص اور محض اللہ تعالیٰ کے لئے سفر حج وعمرہ میں نکلے، نیت میں کسی طرح کی ملاوٹ آمیزش دوسرے سے تعریف وتوصیف کی خواہش اور نہ کسی طرح کا ریا نمود ودکھاوا ہو۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ تفاخر فخر ومباہات، اجتماع ومیٹنگ اور پیکنک کی نیت سے حج کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو مستقبح قرار دیا اور حکم ہوا۔

جیسا کہ مشہور حدیث ہے: عن أمير المومنين أبي حفص عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم يقول: انما الأعمال بالنيات، وانما لكل امرى مانوى، فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله، ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها أو امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه (رواه اماما المحدثين أبو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن المغيرة بن بردزبة البخاري وأبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري في صحيحهما الذين هما أصح الكتب المصنفة)

۲۔سنت کے مطابق حج وعمرہ کرے بدعات وخرافات وطراہات واباطیل سے بچیں، ارکان واجبات شروط ومستحبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی عبادت کو انجام دے، کسی چیز کا علم نہ ہو تو کبار مشائخ اور معتمد علماء سے پوچھ لے، الحمدللہ حرم میں ہر طرح اور ہر زبان کے راسخ فی العلم علماء موجود ہیں۔

۳۔جب کوئی شخص حج یا عمرہ کا پختہ ارادہ کرلے تو اس کو چاہیے (مستحب ہے) کہ اپنے اہل خانہ خویش واقارب کو تقوی کی وصیت کرے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران:۱۰۲)

۴۔اگر حاجی یا معتمر مقروض یا مقترض ہیں تو دو گواہ متعین کریں اسی طرح اس قرض کی تفصیل لکھ ڈالے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے۔يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (البقرہ:۲۸۲)

۵۔توبہ واستغفار کا اہتمام کریں حقوق العباد کا خیال رکھیں، گناہوں پر نادم ہوں، معصیت وسیئات سے بچیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (النور:۳۱)

۶۔حج یا عمرہ کے اخراجات مال طیب حلال وصاف ستھرا پاکیزہ اموال سے منتخب کریں۔

۷۔حاجی یا عمرہ کرنے والے کو علی وجہ الخصوص استغناء اور قناعت سے متصف ہونا چاہیے اور سوال ودست دراز سے دور رہنا چاہیے۔

۸۔اخیار واصفیاء نیک وصالح انسانوں کی رفاقت اختیار کرنے، اور فساق وجہلاء وسفہاء کی سنگت وصحبت سے دور رہے۔

۹۔کثرت سے رب کو یاد کریں، اذکار وادعیہ ماثورہ کا اہتمام کریں، تضرع وابتہال کریں، اپنے گناہوں پر شرمندہ، اور جنت کو طلب کریں۔

۱۰۔اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں، لڑائی جھگڑا سب وشتم نہ کریں، قیل وقال لغو اور رفث میں نہ مبتلا ہوں، وغیرہ وغیرہ

حج سے متعلق چند مشہور کوتاہیاں: حج سے متعلق بہت سی غلطیاں، کوتاہیاں، خامیاں ہمارے یہاں پائی جاتی ہے، ایک عام کوتاہی یہ ہے کہ حج کے ادا کرنے میں لوگ سستی بہت کرتے ہیں، وہمی ضروریات اور خیالی تعلقات سے فارغ ہونے کے منتظر رہتے ہیں کہ فلاں کام سے فارغ ہوکر چلیں گے، پھر اس کام کے بعد دوسرے کام کا اسی طرح انتظار رہتا ہے، حالانکہ یہ سلسلہ عمر بھر منقطع نہیں ہوتا، بعض لوگوں کا خیال انتہائی افسوس ناک ہے، کہتے ہیں کہ کیا سارا ثواب واجر حج ہی میں رکھا ہوا ہے؟ بعض لوگ حج کا ارادہ بھی رکھتے اور اس کو اپنے اوپر فرض بھی سمجھتے ہیں لیکن اپنے دوست سے کہتے ہیں کہ ہم تم دونوں ساتھ چلیں گے، یہ سخت غلطی ہے، ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ کچھ لوگ سود اور حرام کمائی سے حج کرلیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں میں حج کی روحانی تربیت اور اس کے معنوی وظاہری اثرات مرتب نہیں ہوتے ہیں، اسی طرح بہت سارے لوگ حج وعمرہ کے سفر میں فرض نماز تک ضائع کربیٹھتے ہیں، بہت سارے لوگ حج تو کرتے ہیں مگر حرم مکی اور مدنی کی عظمت ان کے دل میں نہیں بیٹھتی وہ حج سے کچھ سیکھتا نہیں ہے، بلکہ سیر وتفریح شور وہنگامہ کرکے دو مہینہ گزارا پھر واپس۔

آخر گل اپنی صرف در مے کدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

کے مثل ہوتا ہے۔ بہت افسوس ہوتا ہے اور یہ حجاج ومعتمرین کی عام عادت ہے کہ مسجد نبوی یا مسجد الحرام میں بیٹھ کر ادھر ادھر کی دنیاوی گفتگو حتی کہ غیبت وچغل

خوری تک کرتے ہیں (اس طرح کے کئی واقعات کا راقم السطور عینی مشاہد ہے) کچھ لوگ مسجد نبوی وغیرہ کے دروازے کو چومتے ہیں ہاتھ پھیرتے ہیں اور تبرک حاصل کرنے کا خیال ذہن میں لاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ایک کوتاہی جو باعتبار تعدیہ مرض کے اشنع واقبح ہے وہ یہ کہ بعض لوگ حج کر کے آتے ہیں اور وہاں کے مصائب دشواریاں اور تکلیفیں اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ سننے والا حج کو جانے سے ڈر جائے، مولانا عبدالماجد دریابادی اپنے سفرنامہ میں بیت اللہ کی حاضری کو حوصلوں کی آخری منتہی قرار دیتے ہیں: لوگ کہتے ہیں کہ حج کے سفر میں بڑی بڑی زحمتیں پیش آتی ہیں، لیکن ادائے فریضہ حج کا احساس تو لگ رہا ہے، عرفات کی حاضری، مزدلفہ کی شب باشی، منی کی قربانی، یہ ساری چیزیں الگ رہیں، محض کعبہ کا دیدار، سیاہ پتھر والے اور سیاہ غلاف والے بقعہ نور کا پرتو جمال بجائے خود نعمت ہے کہ اس کی قیمت میں اگر صدہا سفر اور ہر سفر کی صدہا زحمتیں اور صعوبتیں پیش کرنی پڑیں تو رب کعبہ کی قسم ہے کہ سودا پھر بھی ارزاں ہے یہ جو کچھ آج عرض کر رہا ہوں اپنے جیسے کور بصروں اور ٹھیٹھ دنیا داروں کی زبان سے کہہ رہا ہوں، باقی عارفوں اور بصیرت والوں کے نزدیک تو ہر بار اگر ایک سر بھی نذر کرنا پڑے تو جب بھی یہ سودا گراں نہ ہو،

متاع وصل جاناں بس گراں است
گر ایں سودا بہ جاں بودے چہ بودے

(سفر حجاز ص399)

اسی طرح کچھ لوگوں کو افتخار اور اشتہار کی عادت ہے، کہ میں نے اتنے پیسے خرچ کر کے اتنا بڑا کام کیا، جہاں بیٹھتے ہیں اپنے حج کے تذکرے کرتے ہیں، لوگوں سے فخرا کہتے ہیں ہم نے سفر حج میں اتنے روپے خرچ کیا مکہ میں اتنا دیا، مدینہ میں اتنا خرچ کیا، **يقول اهلكت مالا لبدا** میرے بھائی تواضع کو اپنایئے، اللہ تعالیٰ کفار کی مذمت فرماتے ہیں کہ کافر خرچ کر کے گاتا پھرتا ہے کہ میں نے مال کے ڈھیر خرچ کر دیئے بعض حاجی اس خیال سے کہ موت ہر ایک کے ساتھ ہے نہ معلوم کس وقت آجائے کفن بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور عوام تو اس کو بہت ضروری سمجھتے ہیں مگر افسوس کہ کفن ساتھ لے کر بھی وہ کام نہیں کرتے جو کفن پہننے والے کو کرنے چاہئیں یہ غیر مشروع عمل ہے، غیر مناسب طریقہ وعادت ہے، بس یہ ایک رسم بن گئی ہے۔

ایک عام اور بہت معروف غلطی یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص حج کے لئے اپنے گھر سے چلتا ہے تو لوگ پھولوں اور روپیوں کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالتے ہیں، جس میں اکثر کی نیت فخر اور شان کی ہوتی ہے جو کہ شرعا ممنوع ہے، اسی طرح بعض لوگ سفر حج میں ریاکاری خودستائی اور خودنمائی کا خوب اظہار کرتے ہیں مثلا کعبہ کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور تصویر لینے کو کہتے ہیں وہ اس طرح کہ بالکل ہاتھ اٹھا کر دعاء فرما رہے ہیں، سیلفی لینے کی خواہش آج کل عموم بلوی کی شکل اختیار کر گیا ہے، اللہ ہدایت دے اللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

ایک آخری بات اور مکرر گزارش مولانا عبدالماجد دریابادی رحمہ اللہ کی زبانی: حج کے موقع پر دنیا کے گوشہ گوشہ کی آبادیاں کھنچ کر آجاتی ہیں، ہر قسم ہر عمر ہر قماش ہر مزاج کے لوگ ہوتے ہیں بوڑھے بھی، جوان بھی، بچے بھی بڑے بھی، تیز مزاج بھی اور غصہ ور بھی آوارہ مزاج بھی، حریص وطامع بھی...عورتیں بھی پھر تکلیف اور صعوبتیں بھی راہ اور سواری کے سلسلے میں طرح طرح کی پیش آتی ہیں، پھر زبانوں کا اختلاف، وہ ان کی نہیں سمجھتے یہ ان کی نہیں سمجھتے بڑے بڑے حلیم اور بردبار بھی اس موقع پر دامن صبر وضبط چھوڑ دیتے ہیں، رشک ومنافقت بدنظری بدکاری نزاع وجدال کے موقع قدم قدم پر رکھے ہوتے ہیں (دعوت فکر ونظر صفحہ نمبر ۴۴)

تو ایسے موقع پر اگر کوئی چیز آپ کے سفر کو کامیاب اور آپ کے حج کو عنداللہ مقبول بنا سکتی ہے تو وہ یہی اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، اس کی یاد اور اس کا ذکر ہے شہوانی خیالات اور باتوں سے بچنا، معاصی سے دور رہنا اور بحث ومباحثہ اور زبانی جھگڑوں سے اجتناب کرنا ہے، جسم اور احرام کی پاکی کے ساتھ ساتھ ہم کو زبان بھی پاک رکھنا ہے، نگاہ بھی پاک رکھنی ہے، دل بھی پاک رکھنا ہے، خیالات پاک رکھنے ہیں، تب ہی ہم حج سے اس طرح گناہوں سے پاک صاف ہو کر لوٹیں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے گناہ کی آلائش سے پاک بچہ پیدا ہوتا ہے۔

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی
نصابی کتابیں

چمن اسلام قاعدہ	30/-
چمن اسلام اول	24/-
چمن اسلام دوم	30/-
چمن اسلام سوم	30/-
چمن اسلام چہارم	34/-
چمن اسلام پنجم	40/-
چمن اسلام مکمل سیٹ	188/-

مولانا خورشید عالم مدنی پٹنہ

مکہ مکرمہ-تہذیب انسانی کا گہوارہ

جزیرۂ عرب، عربوں کا اصلی وطن اور اصل منبع ہے، یہ علاقہ مختلف حیثیتوں سے بڑی اہمیت کا حامل ہے، اس نے متعدد اور زبردست قوموں کے عروج وزوال دیکھے۔ اور متعدد جلیل القدر انبیاء علیہم السلام اس سرزمین میں تشریف لائے اور ان کی قومیں نافرمانی کے نتیجہ میں ہلاک ہوگئیں۔

اس جزیرہ نمائے عرب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن اور اسلام کے اولین حاملین اور داعیوں کا گہوارہ ہے۔ اللہ کی آخری کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اسی کی زبان میں ہیں۔ اسلام کی ساری ابتدائی تاریخ اور سیرت نبوی اس سرزمین سے وابستہ ہے، اس لئے بحیثیت مسلمان ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا وسیع شہر دینی وروحانی مرکز، ہماری روح وعقیدہ، ہماری اسلامی تہذیب کا گہوارہ اور ہمارا مالوف وطنی جزیرۃ العرب ہے۔

مکہ مکرمہ، یہ اسی جزیرۃ العرب کا مقدس شہر ہے، جہاں بڑے بڑے جابر اور ظالم کے سرخم ہوجاتے ہیں اور جہاں ہر مغرور ومتکبر آکر پست ہوجاتا ہے اسی لئے اسے مکہ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ (آل عمران:۹۶)

اسی شہر میں اللہ کا محترم گھر ہے۔ جس کی دوبار تعمیر آج سے چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اور اپنی بیوی ہاجرہ اور شیرخوار بیٹے اسماعیل کو ٹھہرا کر آباد کیا تھا، اس کے بعد ہی سے یہ شہر ساری دنیا کا مرکز بنا اور حضرت اسماعیل کی نسلیں یہاں مقیم ہوئیں، پھر اسی شہر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے اپنی زندگی کے ترپن سال یہیں گذارے۔

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ سب سے پہلے اسی شہر مقدس سے تہذیب وتمدن کے چشمے پھوٹے، علم ومعرفت کی شعائیں پھیلیں۔ اتحاد واجتماعیت کا پیغام عام ہوا بنی نوع انسان نے دنیا وآخرت سنوارنے کے آداب سیکھے۔ اس طرح یہ تاریخ انسانی کا سب سے قدیم روحانی مرکز قرار پایا۔

یہی شہر ہے جس کے متعلق ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ، اے میرے رب اسے مامون شہر بنادے اور یہاں کے لوگوں کو پھلوں کی روزی دیدے (بقرہ:۱۲۶)

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور اسے ایسا امن والا شہر بنادیا کہ خوف وہراس سے کانپنے والے اور لرزنے ودھڑکتے دلوں کو سکون واطمینان کی دولت ملی اور ہر قسم کے پھل اور میوے ملے۔

روئے زمین کے صرف اسی خطہ پر سکون وشانتی، تحفظ وسلامتی کے بادل چھائے جس کی ٹھنڈی چھاؤں میں انسانوں نے اپنی مخفی صلاحیتوں کو جلاء بخشا، ایجادات واکتشافات کے جوہر دکھلائے، تہذیب نو کی حسین عمارتیں قائم کیں۔ تہذیب انسانی کے قافلے رواں دواں ہوئے اور مسلمانوں کی عظمت کا سورج پورے آب وتاب کے ساتھ طلوع ہوگیا۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ نے اس شہر کے امن وسلامتی کی قسم کھائی ہے۔ وهذا البلد الامين اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی اس بلد امین کا امن وامان باقی ہے اور آئندہ تا قیام قیامت باقی رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

اسی پُر امن شہر میں پہلی عبادت گاہ قائم کی گئی تا کہ انسان اپنے خالق کے سامنے اپنی پیشانی ٹیک دے اور اس کی عبادت وبندگی کرکے اس کی رضا وخوشنودی حاصل کرلے، چنانچہ تاریخ انسانی کی ابتداء ہی سے ہر دور اور زمانے میں اس گھر کی زیارت اور مناسک حج کی ادائیگی کے لئے لوگ پروانہ وار دوڑنے لگے اور اس بیت عتیق کے اردگرد جمع ہونے لگے ہیں۔

یہی وہ شہر ’’ام القریٰ‘‘ ہے جس میں جبریل امین رسول رب العالمین پر اترتے ہیں تا کہ نوع انسانی کو جہل وجہالت سے نکال کر علم وہدایت کی راہ پر لگادیں، اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (سورہ العلق) یہ پہلی وحی ہے جس میں حصول علم، حفاظت علم اور اشاعت علم کے وسائل وذرائع بیان کئے گئے ہیں مکہ میں نازل ہوئی ہے، پھر صفا پر واقع دار ارقم مدرسہ میں ان کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں سے تعلیم کی روشنی اس طرح پھیلی کہ دور دراز میں بسنے والے انسانوں کے دلوں میں یہاں اکتساب فیض کی آرزوئیں کروٹیں لینے لگیں اور اس حرم مکی شریف نے شرق سے لے کر غرب تک چین سے لے کر بحر ظلمات اور اندلس تک کے طالبان علوم کا استقبال کیا۔

تعلیم کی نشر واشاعت میں اس مکرم ومحترم شہر نے جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا روشن باب ہے، وہ ہزاروں مخطوطات جن کی تالیف علماء اسلام نے فرمائی ہے اگر اس کے کچھ اجزاء آج کی یونیورسٹیوں کو حاصل ہوجائیں گے تو وہ ان کے مؤلفین کو علم کی سب سے اعلیٰ ڈگریاں دینے پر مجبور ہوجائیں ان کی یہ وقیع وگرانقدر تالیفات مشرق ومغرب کے مکتبات میں علمی خزانے بیش بہا جواہر پارے سمجھے جاتے ہیں اور عصر حاضر کے باحثین کے علمی بحوث کے اصل مصادر ومراجع قرار پاتے ہیں۔

اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ صرف حرمین شریفین کی تاریخ سے متعلق جتنی

کتابیں لکھی گئی ہیں، وہ تمام مخطوطات ومطبوعات ان کتابوں سے کہیں زیادہ ہیں جو کسی دوسرے ملک کے بارے میں لکھی گئی ہیں، آپ دنیا کے کسی بھی کتب خانے کی فہرست کتب پر ایک نظر ڈالیں گے تو میرے اس دعوی کی تصدیق کریں گے۔

اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس شہر نے انسانی تاریخ میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے اور اسلامی تاریخ میں علمی وفکری قیادت کی ابتداء حرمین شریفین سے ہوئی ہے۔

اگر چہ رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے قیادت وہاں منتقل ہوگئی لیکن حرم شریف اور علمی مرکز کے سبب مکہ مکرمہ کی عظمت واہمیت باقی رہی، یہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے قاضی یمن بننے سے پہلے مکہ میں درس دیا، یہ پہلے قاضی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنایا اس سے قبل وہ مکہ مکرمہ میں لوگوں کو قرآن اور دینی مسائل سکھلا رہے تھے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے لئے نکلے تو انہیں مکہ کا امام وفقیہ اور حضرت عتاب بن اسید کو وہاں کا گورنر بنایا۔ اس طرح پہلی صدی ہجری کے ثلث اول تک مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کو فکری وسیاسی قیادت حاصل رہی یہاں کے لوگوں سے علم حدیث حاصل کرنے کے لئے طالبان علوم سفر کرتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر قرآن کے ماہر تھے، بہت سارے علماء فن تفسیر میں ان کے اور ان کے شاگردوں کے محتاج ہیں ام القری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ابن عباسؓ اور ان کے تلامذہ پر ناز کرے۔

اسی طرح تاریخ اور اس کی تدوین کے باب میں ابن اسحاق واقدی اور متقدمین مؤرخین کے ممنون ومشکور ہیں کہ انہوں نے سیرت ومغازی کو مدون کیا۔ تاریخ کی تدوین میں قائدانہ کردار کے حامل حرمین شریفین سے وابستہ اور یہاں کے خوشہ چیں تھے۔ ان کے بعد جن لوگوں نے بھی تاریخیں رقم کی ہیں انہوں نے متقدمین کی کتابوں کے چربے اتارے یا ان کی شرح واختصار کا کام کیا ہے۔ ابن ہشام سے لے کر ابن سعد اور ابن کثیر تک متاخرین میں سے عقاد، عبدالسلام ہارون بنت الشاطئی اور طہ حسین تک سبھوں نے اس منہج واسلوب کو اختیار کیا ہے۔

تاریخ وسیرت کے اوراق گواہ ہیں کہ خلفاء راشدین کے عہد میمون میں یہ ''حرمین شریفین''، ممالک اسلامیہ کے دلوں کی دھڑکن تھے، اور ان کے بعد بھی امراء وسلاطین نے اس دیار مقدس کے سامنے اپنی محبت وعقیدت کی پلکیں بچھائیں، اپنے مفتوح ممالک کو سنوار نے منظّم کرنے کے ساتھ مکہ تک پہنچنے والے تمام راستوں اور سڑکوں کو ہموار کر کے لائق سفر بنایا ان میں سرفہرست ابن الخطاب ولید، مہدی، رشید زبیدہ اور عبدالمجید ہیں۔

بلد امین اور دار الہجرت نے مسلمانوں کے سینے میں عزائم کو بیدار کیا ان کے سمند شوق کو مہمیز لگایا چنانچہ ان میں ایسے باعمل علما اور علم کے جویا پیدا ہوئے جو غزوات کی جگہوں اور ستاروں کی گردش کا مشاہدہ کرنے کے لئے سفر کرتے تھے روئے زمین کا چکر لگاتے اور مکہ کے مشرقی جہت خراسان، بخارا وسمرقند سے لے کر مغرب کے آخری کنارہ اور اندلس تک کے راستوں کے درمیان حجاج کے سفر کے لئے سنگ میل نصب کرتے تھے۔

تاریخ انسانی کے ہر دور میں جب کبھی انسانیت ہلاکت وبربادی کے تھپیڑوں میں ہچکولے کھائی ہے، طاقت والوں نے کمزوروں پر ظلم ڈھایا ہے مادیت اور حیوانیت کے تسلط سے خون انسانی کی ارزانی ہوئی ہے اور عقل مند انسانوں نے اپنی نگاہیں بلاد مقدس کی طرف اٹھائیں اور اپنے دامن پھیلائے ہیں تو اس بلد امین اور اس کے فرمانرواؤں نے ان کا استقبال کیا اور اپنی حکیمانہ پالیسیوں سے ان گھتیاں کو سلجھانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مملکت توحید کی حفاظت فرمائے اور اس پر اپنی رحمتوں اور نوازشوں کی بارش کرے۔ آمین

☆☆☆

مضمون نویسوں سے گزارش

۱۔ مضمون صاف، خوشخط یا کمپیوٹرائزڈ بھیجیں۔

۲۔ مضمون کی اصل کاپی روانہ کریں۔ شائع شدہ مضامین ارسال نہ فرمائیں۔

۳۔ مضمون کا فوٹو کاپی دفتر کو ارسال نہ کریں، فوٹو کاپی میں بعض حروف مٹ جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایسے مضامین کی اشاعت روک دی جاتی ہے۔

۴۔ مضمون نگار حضرات اپنا پورا پتہ اور موبائل نمبر ضرور لکھیں۔

۵۔ کسی مضمون میں اقتباس نقل کرتے وقت کتابوں کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ قرآنی آیات اور احادیث کی پوری تخریج اور مصادر کا حوالہ ذکر کریں۔

۷۔ کسی دینی مسئلہ پر کوئی مضمون ہو تو اس پر ہر ناحیے سے بحث کرنے کے بعد راجح موقف بیان کریں۔

۸۔ اپنے مضامین میں پر جوش خطیبانہ یا منافرت پھیلانے والے اسلوب سے گریز کریں۔

(ادارہ جریدہ ترجمان)

مسجد نبوی کے فضائل وخصائص

مولانا آصف تنویر تیمی، جامعہ امام ابن تیمیہ، بہار

کرونا کی وبا کی وجہ سے گذشتہ دوسالوں میں پوری دنیا کی حالت بد سے بدتر ہوئی ہے۔کرونا نے دنیا کے اقتصادی نظام کو خاص طور سے متاثر کیا ہے۔کروڑوں لوگ لقمہ اجل ہوگئے۔بے گوروکفن لاشیں دریا برد کردی گئیں۔قیامت کا منظر لوگوں کی نگاہوں میں پھر گیا۔کرونا کی وحشت اور دہشت ابھی بھی کئی بڑے ملکوں میں باقی ہے۔کرونا کی زد سے باہر آنے کی ہر ملک نے ممکن کوشش کی اور کر رہے ہیں اور کافی حدتک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔اس ریس میں مملکت سعودی عرب سب سے آگے ہے۔سعودی عرب نے اپنے شہریوں اور اپنے یہاں مقیم لوگوں کی صحت اور وبا سے حفاظت کے لئے جو توانائی صرف کی اور اس معاملے میں عالمی ریکارڈ بنایا وہ سب کو معلوم ہے۔کرونا میں اموات کی شرح سعودی عرب میں بہت معمولی رہی۔سارے حفاظتی انتظامات اور طبی سہولیات وہاں مفت فراہم کئے گئے۔ہندوستان میں جب آکسیجن کا بحران ہوا تو سب سے پہلے آکسیجن کی کھیپ سعودی عرب ہی سے ہندوستان پہنچی،جس پر پورے ہندوستان نے شکریہ ادا کیا۔سعودی عرب نے کرونا کے ایام میں بھی محدود پیمانے پر حج کو بحال رکھا اور اس کے لئے پختہ حفاظتی انتظامات کئے۔ایسی حکمت اختیار کی کہ حج کی عالم گیریت باقی رہے۔اب جبکہ کرونا کی شدت میں کمی آئی ہے،سعودی عرب نے حاجیوں کی تعداد میں اضافہ کردیا ہے۔وہ ساری پابندیاں جو کرونا کے دنوں میں تھیں ختم کردی گئی ہیں۔حرمین شریفین کا ہر دروازہ اور گوشہ حاجیوں کے استقبال کے لئے پورے طور پر تیار ہے۔دیگر جدید سہولیات بھی بہم پہنچائی گئی ہیں۔حاجیوں کی سہولت سے متعلق جو بھی ٹکنالوجی ہوسکتی ہے وہ حرمین شریفین میں دستیاب ہے۔زم زم پیش کرنے کے لئے روبوٹ بھی ہے۔فتوی معلوم کرنے کے لئے چلتا پھرتا کمپیوٹر اور ریسیور بھی۔

بات اگر مدینہ نبویہ کی کریں تو اس دیارشوق کا زبان پر نام آتے ہی ہر مسلمان عقیدت سے سرشار ہوجاتا ہے۔مسجد نبوی میں پنجوقتہ ادا کرنا،قبر رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرکے سلام شوق عرض کرنا،موقع مل جائے تو ریاض الجنہ میں دوگانہ ادا کرکے سنت پر عمل پیرا ہونا،بقیع قبرستان جاکر ہزاروں صحابہ کرام کے لئے دعا کرنا ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے ایسے ہی پیدل یا سواری کے ذریعہ قبا جاکر بھی دورکعت نماز پڑھنے کی فضیلت ہے جس کو ہر زائر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالی آباد وشاداب رکھے آل سعود کو جنہوں نے حرم نبوی کو اتنی وسعت دے دی ہے اور دے رہے ہیں کہ بیک وقت لاکھوں فرزندان توحید اس میں نماز پڑھتے ہیں۔مسجد نبوی میں ایک وقت کی نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔مسجد نبوی میں ایسی اعلی سہولیات اور حاجیوں کو ایسی مراعات حاصل ہوتی ہیں جو دنیا کے کسی مہنگے ہوٹل میں بھی میسر نہیں ہیں۔آب زم زم ہر قدم پر زائرین کی مہمان نوازی کے لئے موجود ہوتا ہے۔صفائی ستھرائی کے لئے ہزاروں ملازمین وہاں متعین ہیں۔حمام تک میں اے سی کا انتظام ہے۔کھانے پینے کی وہ ساری چیزیں وہاں دستیاب ہوتی ہیں جو انسان کھانا اور پینا چاہتا ہے۔مواصلات اور رہائش کا اعلی نظم ہوتا ہے۔سڑکیں ایسی کہ پورے شہر میں ائر پورٹ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔کل ملاکر مدینہ شہر ظاہری اور معنوی اعتبار سے شہر رسول ہونے کا نظارہ پیش کرتا ہے،اور اس کے پیچھے اللہ رب العزت کی توفیق کے بعد شاہی خاندان کا سب سے اہم رول ہے۔ہمیں شاہان سعودی عرب کا حرمین شریفین کے اعلی انتظامات کے لئے شکر گزار ہونا چاہئے اور اس ملک کی مزید ترقی وبقا کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔

چونکہ حج کا موسم شروع ہوچکا ہے۔حاجیوں کا قافلہ پوری دنیا سے سعودی عرب پہنچنے لگا ہے اس مناسبت سے ذیل میں مدینہ منورہ کے فضیلتیں اور خصوصیتیں قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاکہ اس شہر کے زائرین انہیں ملحوظ خاطر رکھیں:

مدینہ منورہ کو جو فضیلتیں اور خصوصیتیں حاصل ہیں وہ سوائے مکہ مکرمہ کے کسی اور شہر کو حاصل نہیں۔اسی شہر مدینہ میں اسلام پھلا پھولا اور پوری دنیا میں پھیلا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ماہ وسال اسی شہر میں گزارے۔آپ کی وفات بھی یہیں ہوئی۔آپ کی قبر شریف اسی شہر میں ہے۔اور یہیں آپ کی عظیم مسجد بھی ہے۔اسلامی جھنڈے اسی شہر سے پوری دنیا میں بلند ہوئے۔قربانیوں کی داستانیں اسی شہر سے لکھی گئیں۔توحید وسنت کے دیوانوں نے دنیا کے ظالموں کو اسی شہر سے اپنے اخلاق وکردار سے زیر کیا۔اسی شہر حبیب سے انسانیت کی تاریخ جدید رقم کی گئی،جس کو ہم طیبہ کے خوبصورت نام سے بھی جانتے ہیں۔ایک حدیث میں آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسے شہر (ہجرت کرنے) کا حکم دیا گیا ہے جو دیگر بستیوں کو ہضم کر جائے گا، جسے لوگ یثرب کہتے ہیں، اور یہ مدینہ ہے، یہ (برے) لوگوں کو اپنے یہاں سے اسی طرح نکال باہر کرے گا جس طرح بھٹی لوہے کی گندگی کو دور کردیتی ہے''۔(متفق علیہ)اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کا معاملہ منجانب اللہ طے تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ورسالت سے سرفراز ہونے کے بعد ہر موسم (حج) میں عرب قبیلوں کے پاس جاتے اوران کے گھروں سے لیکران کے بازاروں تک میں انہیں اسلام کی دعوت پیش کرتے۔اوس وخزرج کے کچھ لوگوں نے یہودیوں سے سنا ہوا تھا کہ اس زمانے میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔ چنانچہ وہ لوگ اس نبی مبعوث کی تاک میں تھے۔اسی موقع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات عقبہ کے مقام پر قبیلہ اوس کے چھ افراد سے ہوئی، ان کو آپ نے اسلام کی دعوت دی اور وہ سب مسلمان ہوگئے۔ پھر ان چھ لوگوں سے مدینہ میں اسلام کی نشو ونما ہوتی رہی۔ پھر آئندہ سال بارہ پھر اس کے بعد تہتر لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا۔اس طرح جب مدینہ میں اسلام پھلنے پھولنے لگا، مسلمانوں کی ایک معتد بہ تعداد ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر مکہ کے مظلوم مسلمانوں کو مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔مسلمانوں کی مدینہ ہجرت سے مشرکوں کو یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں مدینہ اسلام اور مسلمانوں کا قلعہ نہ بن جائے اس لئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی زبردست پلاننگ کی، مگر اللہ تعالی نے آپ کی حفاظت کی، اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کی طرف سے ہجرت کی اجازت لے کر تشریف لے آئے۔اس کے بعد آپ نے اپنے یار غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ تک کا سفر طے کیا۔

آٹھ ربیع الاول کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کے مقام پر پہنچے، چار دنوں تک وہاں آپ ٹھہرے رہے۔اس وقت قبا کا نظارہ قابل دید تھا۔لگتا تھا کہ پورا مدینہ ملاقات کے شوق میں قبا آ گیا ہے۔ ہر طرف سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہو رہا تھا۔انہی دنوں آپ نے قبا میں مسجد کی بنیاد بھی رکھی، جس کو اسلام کی پہلی مسجد (قبا) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۲۱/ربیع الأول کو آپ ؐقبا سے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مدینہ پہلے سے آپ ؐ کے استقبال کے لئے تیار تھا۔اہل مدینہ نے ہر طرح سے آپ کی اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدد اور حمایت کی۔ بنی سالم بن عوف میں آپ نے پہلی مرتبہ جمعہ کی نماز ادا کی۔ جمعہ کے بعد آپ ؐ نے شہر مدینہ میں قدم رکھا۔خوشی کے آنسو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے جاری تھے۔آپ کی آمد سے پورا مدینہ تکبیر وتحمید کی آواز سے گونج گیا۔انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیوں کی زبان پر خوشی کے ترانے اور نغمے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ کی اونٹنی چلتے چلتے قبیلہ بنی نجار سے گزری اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر جا کر بیٹھ گئی۔وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتر گئے اور مسجد نبوی اور امہات المومنین کے لئے آشیانے تعمیر کرائے۔ مدینہ میں آپ نے دس سال گزارے۔

مدینہ نبویہ کے مختلف نام ہیں اور ہر ایک نام سے اس شہر کی عظمت آشکارا ہوتی ہے۔ان ناموں میں ''مدینہ'' سب سے مشہور ہے۔قرآن وحدیث میں یہ نام بکثرت موجود ہے۔اس کے علاوہ طابہ، طیبہ، دار الہجر ہ، دار السنہ، مطیبہ، محببہ، مسکینہ، مجبورہ، مرحومہ، مدخل، صدق، حسنہ، حبیبہ اور ایمان وغیرہ بھی مدینہ کے ناموں میں شامل ہے۔مدینہ کا پرانا نام ''یثرب'' بھی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کے لینے سے منع فرمایا ہے۔

مدینہ کے بے شمار فضائل اور خصائص ہیں جن کی تفصیلات کتب حدیث، کتب تاریخ اور کتب سیرت میں موجود ہیں۔ مدینہ کی ایک بڑی فضیلت اور خصوصیت یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالی نے اپنے نبی کی ہجرت کے لئے پسند کیا۔ مدینہ پورا کا پورا محض دعوت اور قرآن سے فتح ہوا۔مدینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری قیمتی اوقات بسر ہوئے۔آپ کی قبر بھی اسی شہر میں ہے۔

مکہ کی طرح مدینہ بھی حرم ہے۔ یہاں شکار کرنا، شکاری جانور کو بھگانا، گری پڑی چیز کو اٹھانا، اسلحہ رکھنا، درختوں کو کاٹنا یہاں تک کہ کانٹا کو بھی اکھاڑنا ممنوع ہے۔ آخری زمانے میں دنیا سے ایمان سمٹ کر مدینہ پہنچ جائے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں داخل ہوجاتا ہے۔مدینہ بدقماش لوگوں کو قبول نہیں کرتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی آب وہوا اور برکت کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ مدینہ کے گرد ونواح میں رہائش کی دعا اور تمنا کی جاسکتی ہے جیسا کہ عمر بن خطابؓ کیا کرتے تھے۔مدینہ میں وفات پانے والوں سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔ان لوگوں کے متعلق بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوگی جو مدینہ کی گرمی اور سختی پر صبر کرتا ہے۔ مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا۔مدینہ کا برا چاہنے والے تہس نہس ہوجاتے ہیں۔ مدینہ کے عجوہ کھجور میں اللہ تعالی نے جادو اور زہر تک کے لئے شفا رکھی ہے۔ مدینہ کے باشندوں کا بھی بڑا مقام ومرتبہ ہے، اس لئے انہیں بھی بے جا طعن وتشنیع کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے۔

☆☆☆

ڈاکٹر محمد یوسف حافظ ابوطلحہ

حجاج کرام کی خدمت سعودی عرب کی تاریخ کا روشن باب

پرانے زمانے میں حج کا نام آتے ہی ذہنوں میں عجیب وغریب ہولناکیاں اور نہایت سنگین خطرات کا تصور آتا تھا، راستے پر مشقت، لمبا سفر، رہزنوں کی لوٹ کھسوٹ اور قتل وغارتگری، راستے میں موجود قبائل کی ٹیکس وصولی، وسائل کی قلت، اشیائے خورد ونوش کی کمی، وبائی امراض کی کثرت، اور طبی سہولیات کی کمیابی، وغیرہ وغیرہ حتی کہ شہر مکہ جسے اللہ تعالی نے مامون شہر اور حرم قرار دیا ہے، جہاں خشکی کے جانور کا شکار کرنا، پیڑ پودے اور گھاس اکھاڑنا بھی منع ہے وہاں دن دہاڑے حاجیوں کو لوٹ لیا جاتا تھا، گویا حج کے لئے جانا اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈالنا تھا، اس لئے سفر حج پر جانے والا اپنے اہل وعیال اور خویش واقارب سے ایسے رخصت ہوتا تھا جیسے پھانسی پر چڑھنے والا رخصت ہوتا ہے، کیونکہ اس کے واپس آنے کی ساری ظاہری امیدیں دل ودماغ سے رخصت ہوجاتی تھیں، بلکہ بہت سارے حجاج اپنے ساتھ اپنا کفن لے کر روانہ ہوتے تھے، اور بسلامت سفر حج سے واپسی پر خویش واقارب، دوست واحباب کو ایسی ہی خوشی ہوتی تھی، جیسے نومولود کی ولادت پر ہوتی ہے۔

جب حجاز 1925ء (1344ھ) میں شاہ عبد العزیز بن عبد الرحمٰن آل سعود کی امارت میں داخل ہوا تو پہلی فرصت میں حجاج کرام کی راحت اور مصلحت کے پیش نظر انہوں نے چند بنیادی قدم اٹھائے:

• امن وامان بحال کیا، دیہاتی قبائل کی اخلاقی اصلاح کی، اور سرداران قبائل کو نوٹس دیا کہ جس قبیلے کی حدود میں حاجیوں پر ظلم ہوگا اس قبیلے کا سردار اس کا ذمہ دار ہوگا، مکہ مکرمہ میں امن قائم کرنے کے لئے خصوصی فوجی دستہ بحال کیا، اور چھوٹے چھوٹے تحفظاتی دستے دیہاتوں میں بھیجے، وغیرہ وغیرہ۔

• حجاج کے لئے طبی مرکز قائم کیا جس میں مفت طبی سہولیات فراہم تھیں۔

• حجاج کے معلمین کے لئے خصوصی ٹریننگ کورس کا نظم کیا، جس میں انہیں دین اسلام کے مبادیات اور حج وعمرہ کا طریقہ سکھایا جاتا تھا تاکہ وہ حجاج کی صحیح رہنمائی کرسکیں۔

شاہ عبد العزیز کے بعد ان کے فرزندان ارجمند شاہ سعود، شاہ فیصل، شاہ خالد، شاہ فہد، شاہ عبد اللہ، اور شاہ سلمان نے یکے بعد دیگرے ملک کی زمام سنبھالی، اور سب نے ایمانی جذبے سے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اپنے وقت کے تقاضے کے مطابق حجاج کی مصلحت، راحت اور امن وسکون کی خاطر طرح طرح کی سہولتیں اور متنوع خدمات فراہم کیں۔

اسی مقصد کی خاطر سعودی حکومت نے وزارت حج کے نام سے ایک مخصوص وزارت قائم کر رکھی ہے، جس کا مستقل بجٹ ہوتا ہے، اس کے علاوہ دیگر وزارتیں بالخصوص وزارت داخلہ، وزارت دفاع، وزارت صحت اور وزارت برائے اسلامی امور اپنے بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ حجاج کی سلامتی، راحت، سہولیات اور ارکان حج کی صحیح ادائیگی وغیرہ پر خرچ کرتی ہیں۔ حج کا موسم شروع ہونے سے سات آٹھ ماہ پہلے سے ہی یہ ساری وزارتیں حج کے لئے اپنی اپنی پلاننگ اور تیاریاں شروع کردیتی ہیں، حج کا موسم آتے ہی بادشاہ سے لے کر صفائی کرنے والے تک سب کے سب دل وجان سے حجاج کی خدمت میں حسب معمول تمام تر توانائیوں، تمام تر وسائل وامکانات کے ساتھ جٹ جاتے ہیں، نہ جانے کتنے انسان، کتنے آلات، کتنی مشینیں اور کتنی گاڑیاں وغیرہ وغیرہ حجاج کی خدمت پر لگادیئے جاتے ہیں۔

جو سہولتیں اور خدمات حجاج کو فراہم کی جاتی ہیں انکا مختصر سا خاکہ زیب قرطاس کیا جارہا ہے۔ یہ سنی سنائی باتیں نہیں، بلکہ تیرہ چودہ برسوں کا عینی مشاہدہ ہے۔

☆ **امن وامان**: سعودی حکومت عازمین حج کو مکمل تحفظ فراہم کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتیں لگادیتی ہے، ملک کے مختلف علاقوں سے مختلف گریڈ کے فوجی اور تحفظاتی دستے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تقریبا تین مہینے کے لئے تعینات کرتی ہے، اور ہفتہ عشرہ کے لئے مکہ اور مشاعر مقدسہ (منی، مزدلفہ اور عرفات) میں لگ بھگ دو لاکھ سیکوریٹی اہلکار تعینات کرتی ہے، جو مختلف ڈپارٹمنٹ اور متعدد گریڈ سے تعلق رکھتے ہیں، جنہیں حج میں امن وامان قائم رکھنے کیلئے متعین کیا جاتا ہے، اگر حجاج اور سیکوریٹی اہلکار کی تعداد کی نسبت نکالی جائے تو تقریبا ہر پندرہ حاجی پر ایک سیکوریٹی گارڈ کا انتظام ہوتا ہے، لگ بھگ بیس پچیس لاکھ کا اتنا بڑا مجمع نہایت الفت ومحبت کے ساتھ ڈیل کیا جاتا ہے، پولیس نہ گالیاں دیتی ہے، نہ لاٹھی کا استعمال کرتی ہے، نہ آنسو گیس کا، اور اللہ کے فضل وکرم سے حج کا موسم اپنی تمام تر رونقوں اور رعنائیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوجاتا ہے۔ ہاں، یکا دکا دلخراش واقعہ کبھی کبھار پیش آجاتا ہے،

مگر دنیا کی وہ کونسی طاقت ہے جسے یہ دعوی ہو کہ اتنے بڑے مجمع کو بلا کسی ناخوشگوار واقعہ کے وہ ڈیل کرسکتی ہے.

☆ **طبی سہولیات** :سعودی حکومت دنیا کے تمام حاجیوں کا بلا استثنا مفت علاج کرتی ہے، ان کے لئے ہر طرح کے سرکاری ہاسپٹل اور طبی مراکز کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، دوائیں فری ملتی ہیں، آپریشن فری ہوتا ہے، بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر ہاسپٹل انتظامیہ اس بات کا پورا لحاظ رکھتی ہے کہ ہاسپٹل میں اڈمٹ کسی مریض حاجی کا کوئی ایسا رکن نہ چھوٹ جائے جس سے اس کا حج مکمل نہ ہو سکے، اور ایسے مریضوں کو طبی عملہ کی نگرانی میں ایمبولینس کے ذریعہ اس رکن کی ادائیگی کے لئے بھیجتی ہے، عرفات کے میدان میں رات کے وقت سینکڑوں ایسی ایمبولینس نظر آتی ہیں، جن میں مریض حاجی وقوف عرفات کے رکن کی ادائیگی کے لئے لائے جاتے ہیں، اور آپ کو یہ جان کر بھی تعجب ہوگا کہ سعودی حکومت نے آج تک مشاعر مقدسہ (منی، مزدلفہ اور عرفات) میں کسی طرح کا پرائیوٹ طبی مرکز قائم کرنے کی قطعی اجازت نہیں دی ہے۔

☆ **مسجد حرام (مسجدِ کعبہ) اور مسجد نبوی کی توسیع** :ان دونوں مسجدوں کو اللہ کے فضل وکرم سے اتنا وسیع بنا دیا گیا ہے کہ مکمل راحت کے ساتھ لاکھوں لوگ بیک وقت اس کے احاطے میں سمو جاتے ہیں، ان دونوں مسجدوں میں دنیا کی جدید ترین ٹکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے اور کیا جاتا ہے، جسے دیکھنے والا دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے، یہ ساری توانائی صرف اس لئے صرف کی جاتی ہے کہ حجاج اور زائرین کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ ان دونوں مسجدوں کی توسیع اور ان میں موجود سہولیات کو ذکر کرنے کے لئے ایک مستقل تالیف درکار ہے، جن میں مطاف اور مسعی (سعی کی جگہ) کی توسیع قابل ذکر ہے، جس سے حاجیوں کو کافی راحت ملی ہے، دونوں مسجدوں کے صحن میں ایسے سنگ مرمر لگائے گئے ہیں، جن پر دھوپ کی حرارت کا کوئی اثر نہیں پڑتا، اعلی ٹکنالوجی کی ایسی بڑی بڑی خودکار چھتریاں لگائی گئی ہیں، جن سے پورے صحن میں دھوپ کے وقت سایہ رہتا ہے، اور ایسے فین لگائے گئے ہیں، جن کی ہوائیں پانی کے ہلکے فوارے کے ساتھ صحن نشینوں کو راحت پہنچاتی ہیں، دونوں جگہ گمشدہ سامانوں کے لئے خصوصی شعبے قائم کئے گئے ہیں، تاکہ جس کسی کو گرا پڑا سامان ملے وہ اس شعبے میں جمع کردے، اور جس کسی کا گم ہو وہ یہاں تلاش لے، کمزور اور عمر دراز لوگوں کے لئے سینکڑوں وہیل چیئر کا نظم ہے، اور دونوں مسجدوں کے ارد گرد سینکڑوں بیت الخلاء بنائے گئے ہیں، اور ان کی صفائی ستھرائی کا بے مثال نظم ہے۔ وغیرہ وغیرہ.

☆ مشاعر مقدسہ میں ضروریات زندگی کا مکمل نظم: سال میں صرف چھ دن حاجی حضرات مناسک حج کی ادائیگی کے لئے مشاعر مقدسہ میں تشریف رکھتے ہیں، اس کے بعد سال بھر یہ پورا علاقہ یوں ہی پڑا رہتا ہے، اور صرف چھ دنوں کے لئے سعودی حکومت اربوں ریال خرچ کر کے اعلی قسم کی تمام ضروریات زندگی کا مکمل نظم کرتی ہے، ذیل میں بعض اہم چیزوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

(ا) منی میں کچن اور بیت الخلا سمیت فائر پروف خیمے لگائے گئے ہیں، اور عرفات میں بھی ایک دن گذارنے کے لئے خیموں کا نظم کیا گیا ہے۔

(ب) وسیع وعریض پختہ سڑکیں، برتج، اور سرنگیں بنائی گئی ہیں، پیدل چلنے والوں کے لئے الگ سڑکیں اور سرنگیں، اور گاڑیوں کے لئے الگ، بلکہ کئی کیلومیٹر تک پیدل والے راستے پر شیڈ بھی لگا ہوا ہے، تاکہ حجاج حضرات دھوپ کی طمازت سے محفوظ رہیں۔

(ت) منی، مزدلفہ اور عرفات کے مابین حجاج کی آمد ورفت کے لئے صرف سات دن کی اسپیشل میٹرو سروس، جو یومیہ اٹھارہ سے بیس گھنٹے تک بلا کسی توقف کے کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لکزری بسیں مہیا کی جاتی ہیں۔

(ث) منی سے عرفات تک سڑکوں کے کنارے کنارے اور خیموں کے ارد گرد تھوڑی تھوڑی دور پر پینے کے لئے صاف شفاف پانی کے نل لگے ہوئے ہیں، جو کسی بھی اعتبار سے میزل واٹر سے کم نہیں۔

(ج) عرفات کے میدان میں تھوڑی تھوڑی دوری پر پانی کے فوارے لگائے گئے ہیں، جو گرمی کے زمانے میں فضا کی حرارت کو کم کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، اور نیم کے ہزاروں درخت سایے کے لئے لگائے گئے ہیں۔

(ح) کھانے پینے کیلئے تجارتی ریسٹورنس کا نظم ہے، جنہیں طب وصحت کے اصولوں پر کھرا اترنے کے بعد ہی حکومت لائسنس ایشو کرتی ہے، اور ان کی مسلسل نگرانی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ سعودی پبلک کی ایک بڑی تعداد مشاعر مقدسہ میں اپنا مال دونوں ہاتھوں سے بے دریغ خرچ کرتی ہے، کھانے کے پیکٹ، پانی کی بوتلیں، مختلف قسم کے جوس، لسیاں وغیرہ وغیرہ کروڑوں کی تعداد میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں، اور انہیں بھی حکومت سے لائسنس لینا لازم ہوتا ہے، تاکہ کسی طرح کی بدنظمی پیدا نہ ہو۔

(خ) صرف ایک ہفتہ کی اس آبادی کی ہر جگہ اور ہر گلی کوچے میں فل لائٹنگ کا نظم ہے، جو الحمد للہ ایک سکنڈ کے لئے بھی آف نہیں ہوتی۔

(د) مواصلاتی نیٹ ورک کو مشاعر مقدسہ میں صرف چند دنوں کے لئے پورے طور پر فعال بنایا جاتا ہے۔

☆ جمرات کی توسیع: عام طور پر دسویں اور بارہویں ذی الحجہ کو کنکریاں مارتے وقت ازدحام میں کچھ لوگ جاں بحق ہو جاتے تھے، سعودی حکومت نے برسوں کے تجربہ و تجزیہ کے بعد چار ارب بیس کروڑ ریال کی لاگت سے جمرات کو کافی وسیع وعریض اور پانچ منزلہ بنا دیا ہے، اب ظاہری طور سے جمرات پر حادثہ کا امکان کالعدم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کسی احمق کی حماقت اور کبھی کسی شر پسند کی شر پسندی!

☆ حج کی صحیح ادائیگی کے لئے حجاج کی رہنمائی: وزارت برائے اسلامی امور کے زیر سرپرستی حجاج کی دینی رہنمائی کے لئے ایک مستقل شعبہ **الامانة العامة للتوعية الاسلامية فى الحج والعمرة** ہے، جس کے زیر اشراف مکہ، مدینہ اور مشاعر مقدسہ کے اہم اہم مقامات پر اور احرام باندھنے کی جگہوں (میقات) پر متعدد فتوی سینٹرز قائم کئے جاتے ہیں، جن میں مفتیان کرام دنیا کی زندہ زبانوں کے مترجمین کے ساتھ موجود ہوتے ہیں، تاکہ حاجیوں کو درپیش مسائل کا صحیح جواب صحیح وقت پر مل سکے۔ اور یہی نظم مسجد حرام اور مسجد نبوی کی جنرل پریسیڈینسی کی طرف سے دونوں مسجدوں میں بھی موجود ہے، اور حج وعمرہ کے موضوع پر مستقل لکچرز بھی ہوا کرتے ہیں۔

☆ راستہ بھٹکے حاجیوں کی رہنمائی: اس مقصد کے لئے مکہ، مدینہ اور مشاعر مقدسہ میں متعدد جگہوں پر سینٹرز قائم کئے جاتے ہیں، جن کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ بھٹکے حاجیوں کو ان کے ٹھکانے تک پہنچایا جائے، اور آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ روزانہ ہر سینٹر ایسے پچاسوں حاجیوں کی خدمت انجام دیتا ہے۔

☆ شاہ عبداللہ زمزم پلانٹ: یہ پلانٹ مکہ مکرمہ میں بمقام کدی شاہ عبداللہ کے عہد میں ستر کروڑ ریال کی لاگت سے بنایا گیا ہے، یہاں دنیا کی جدید اور اعلی ترین ٹکنالوجی کے ذریعہ آب زمزم کی صفائی، پیکنگ اور سپلائی ہوتی ہے، تاکہ کسی طرح کی آلودگی کا خطرہ باقی نہ رہے، اور وافر مقدار میں پانی کی سپلائی ہو سکے، اس کی کیپیسیٹی بتائی جاتی ہے کہ یومیہ پچاس لاکھ لیٹر پانی کی صفائی ہو سکتی ہے، اور دس لیٹر کے دو لاکھ گیلن پیک کئے جا سکتے ہیں، صفائی کے بعد مسجد حرام تک بذریعہ پائپ لائن سپلائی کیا جاتا ہے، اور روزانہ مسجد نبوی تک بذریعہ ٹینکر عام دنوں میں ایک سو بیس ٹن اور موسم حج میں دو سو پچاس ٹن پانی سپلائی کیا جاتا ہے، (اس تعداد میں حسب ضرورت کمی اور زیادتی کا بھی امکان ہے)، اور چوبیس گھنٹے پلانٹ کے متعدد پوائنٹس پر آب زمزم کے گیلن رمزی قیمت پر دستیاب ہوتے ہیں۔

☆ حج کے موسم میں تجارتی سرگرمیوں کی سخت نگرانی: مکہ، مدینہ اور مشاعر مقدسہ میں دکانوں اور ریسٹورنس وغیرہ کی خصوصی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ کوئی بدنیت تاجر حاجیوں کی بھیڑ کا غلط فائدہ نہ اٹھائے، غلط اور نقلی سامان نہ بیچے، بازار کے عام ریٹ سے زیادہ پیسے نہ لے، اور مخالفت کرنے والے کو سخت سزا دی جاتی ہے، جرمانہ لگایا جاتا ہے، اور بسا اوقات لائسنس ضبط کر لیا جاتا ہے۔

☆ صفائی کا بے مثال نظم: لاکھوں کی بھیڑ میں گندگی اور کچرے کا ایک نہایت خراب تصور ذہن میں آتا ہے، مگر صفائی کے لئے اتنے جدید آلات اور اتنے عملہ ہوتے ہیں کہ راستے اور عام جگہوں پر کچرا نظر بھی نہیں آتا، بلکہ جیسے ہی کوئی حاجی عام جگہوں پر کچرا پھینکتا ہے ویسے ہی صفائی کرنے والا اسے لپک لیتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی گوناگوں خدمات موجود ہیں، جنہیں صاف ستھرے دل کا انسان دیکھتے ہی حیرت وتعجب میں ڈوب جاتا ہے۔ اس چھوٹے سے مقالے میں ان سارے خدمات کا تفصیلی احاطہ تو دور سب کی طرف اشارہ بھی ممکن نہیں، اور ان ساری خدمات کے پیچھے بنیادی بات یہ ہے کہ سعودی حکومت، اور عوام کی اکثریت حجاج کی خدمت کو رضائے الہی کا ذریعہ، اور دینی شرف وسعادت کا تاج سمجھتی ہے۔

اللہ تعالی ان کی خدمات کو قبول فرمائے، اور انہیں مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

مکتبہ ترجمان کی تازہ پیشکش
کتاب الآداب
مؤلف: فؤاد بن عبدالعزیز الشلهوب
مترجم: محمد نعیم محمد شفیع سلفی
تقدیم
مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی
صفحات: 665 قیمت: -/300

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام انیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا حسن آغاز کل بعد نماز مغرب پورے ملک سے ساڑھے تین سو سے بھی زائد شرکائے مسابقہ کے درمیان عظیم الشان اجلاس میں انعامات و اسناد کی تقسیم

دہلی، ۱۸/جون ۲۰۲۲ء

حفاظ کرام اور قراء حضرات کا مقام ومرتبہ سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔ وہ کہیں بھی رہیں اور کہیں بھی بیٹھیں، ان کی اہمیت وفضیلت کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ زہے نصیب کہ انہیں خلعت فاخرہ اور حلۃ الکرامۃ اس وقت نصیب ہوگا جب دنیا کے بڑے بڑے حکمرانوں کا سر جھکا ہوگا۔ کوئی کتنا بھی بڑا کیوں نہ بن جائے لیکن حافظ قرآن کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ آج دنیا کے حصول کے لیے کتنی ٹرینیں جلائی جارہی ہیں اور املاک کو نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ آج دنیا کی خاطر حالات نے سب کچھ بدل دیا، صحیح اور غلط کی تمیز کھودی۔ لیکن قرآن کریم جو امن وشانتی کا سرچشمہ ہے اور آپ حفاظ وحاملین قرآن ان تعلیمات قرآنی کے پیامبر ہیں اور ملک وملت کے اندر خیر وبرکت کا سامان ہیں۔ یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آپ حضرات محض اپنے رب کی رضا اور ساری انسانیت کی ہدایت اور امن واخوت انسانی کو فروغ دینے کے لیے اس پروگرام میں ملک کے کونے کونے سے تشریف لائے ہیں۔ اس موقعہ پر ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے مبارکباد دیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اپنے صدارتی خطاب میں کیا جو انیسویں آل انڈیا مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔

امیر محترم نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا: قرآن ہوگا تو امن کا بول بالا ہوگا، انسانیت نوازی اور اخوت ومحبت کی اسلامی تعلیمات عام ہوں گی، شانتی کی بالادستی قائم ہوگی۔ آپ اسی قرآن کریم کی تعلیمات کے پیامبر ہیں۔ اس کے پیغام امن وشانتی کو کبھی فراموش نہیں کرنا ہے۔ اس سلسلے میں کتنی بھی بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑے ہمیں پسپائی اختیار نہیں کرنی ہے۔ انبیاء کرام نے انسانیت کے پیغام کو عام کرنے کے لیے کتنی پریشانیاں برداشت کیں اور ان میں بھی سب سے افضل نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ مصیبتیں برداشت کیں، آپ حضرات انہیں کے وارثین ہیں۔ آپ بیٹھے بٹھائے شرف وعزت کے حقدار نہیں بنے ہیں بلکہ اس کے لیے آپ نے محنت کی ہے، آپ کے والدین اور سرپرستوں اور مدارس کے ذمہ داران اور اساتذہ ومحسنین نے اس کی اہمیت کو سمجھا ہے اس لیے آپ کے ساتھ ہی ساتھ وہ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس بات کو یاد رکھیے اور ذہن ودماغ میں جاگزین کرلیجیے کہ ہمیں اس کے پیغام امن وانسانیت کو عام کرنا ہے۔ آپ حضرات دلجمعی کے ساتھ مسابقہ میں شرکت کیجیے اور انعام کے مستحق قرار پائیے، آپ اگر سب سے پیچھے رہ بھی گئے تب بھی آپ اس قرآن کریم کی نسبت سے بہت ہی اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی پریس ریلیز کے مطابق آج صبح سوا نو بجے صبح بمقام جامع مسجد اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی انیسویں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا شاندار آغاز عمل میں آیا۔ جس کی صدارت امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے انجام دئے۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز قاری دلشاد احمد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ناظم اجلاس ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے مرکزی جمعیت کی گوناگوں خدمات پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے شرکاء مسابقہ، حکم حضرات وشرکاء اجلاس کا خیر مقدم کیا۔ مسابقہ کے سلسلہ میں بعض ذمہ داران جمعیت، علماء کرام ومہمانان گرامی نے اپنے گراں قدر تاثرات پیش کئے۔

مرکزی جمعیت کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے شرکاء مسابقہ ومہمانان گرامی کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات اپنے گھر میں ہیں۔ جمعیت کے مختلف شعبہ جات ہیں اور اس کی ہمہ جہت خدمات ہیں۔ اس مسابقہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر بچہ کی صلاحیت کی قدر کی جاتی ہے اور اس کا مقصد اس کی صلاحیت کو اجاگر کرنا اور ان کی ہمت افزائی کرنا ہے۔ جن کے سینہ میں قرآن ہے، ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب احد میں بڑے بڑے عالی مرتبت صحابہ شہید ہوئے اور جب ان کی تدفین عمل میں آئی تو آپ نے ان صحابہ کو مقدم رکھا جن کو زیادہ قرآن یاد تھا۔ شرکاء مسابقہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکم حضرات صاحبان کے سامنے کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہیے بلکہ

بڑے اطمینان سے بے فکر ہوکر سوالات کا جوابات دیں اور یاد رہے کہ اصل آپ کی حاضری ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ امیر محترم یقیناً اس بات لیے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ کورونا ختم ہوتے ہی جمعیت کی سرگرمیوں کو مہمیز دیتے ہوئے اس عظیم الشان پروگرام کا انہوں نے انعقاد کیا۔

مولانا محمد ریاض سلفی نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے شرکاء مسابقہ کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت بخشے۔آپ اجر وثواب کے مستحق ہیں۔مرکزی جمعیت کے ذمہ داران بھی اجر وثواب کے مستحق ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ جمعیت کی ہمہ جہت خدمات کی یہ ایک چھوٹی سی کڑی ہے جس کا تعلق قرآن کریم سے ہے۔جس کی قدر کی جانی چاہیے۔

مفتی جمعیت شیخ جمیل احمد مدنی نے کہا کہ قرآن کے حاملین کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ مسابقہ کے جذبہ سے نیکی کے کاموں میں شریک ہوتے ہیں۔قرآن کریم سے کارخیر کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔مرکزی جمعیت چاہتی ہے کہ آپ کی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آئیں۔قرآن کریم ایک لائحہ عمل ہے اور دنیوی واخروی دونوں زندگیاں اس سے مربوط ہیں۔آپ حضرات کو مسابقہ میں شرکت کا موقعہ ملا ہے اس میں دلجمعی سے شرکت کریں اور اس موقعہ کو غنیمت جانیں۔جمعیت کو آپ کی فکر دامنگیر ہے اور اس کا مقصد آپ کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنا ہے۔آپ حضرات جمعیت سے جڑیں اور ہر طرح کا تعاون دیں۔علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ جمعیت کے ذمہ داران اس مسابقہ کے انعقاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

حافظ محمد طاہر مدنی ایڈیٹر ماہنامہ اصلاح سماج نے کہا کہ مرکزی جمعیت حسب سابق یہ مسابقہ منعقد کر رہی ہے۔اس کے متنوع پروگرام ہیں جس کے لیے میں مرکزی جمعیت کی قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ برابر جاری وساری رہے کیونکہ قرآن کریم ہماری زندگی کا دستور ہے جو زندگی کے تمام شعبہ جات میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔اس جانب ہر شخص کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حافظ محمد عبدالقیوم نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے مسابقہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مرکزی جمعیت اس عظیم الشان مسابقہ کو ہر سال منعقد کرتی ہے اور نیکی کے کاموں میں ہمیشہ سرگرم رہتی ہے۔انہوں نے شرکاء مسابقہ اور خصوصیت کے ساتھ امیر محترم مرکزی جمعیت کو مبارکباد پیش کی نیز کہا کہ قرآن کریم کی بدولت اللہ کا فضل شامل حال ہوتا ہے اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں لہٰذا اس کا کسی بھی حیثیت سے اہتمام بڑی ہی اہمیت کا حامل عمل ہے۔

اس کے علاوہ مولانا عبدالستار سلفی امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی، شیخ عزیز احمد مدنی استاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ نئی دہلی، حکم مسابقہ قاری مختار احمد، حافظ وسیم سلفی، مولانا انوار سلفی عمید جامعۃ السید نذیر حسین محدث دہلوی نے اپنے اپنے تاثرات پیش کیے اور ذمہ داران خصوصا امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کو اس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور شکریہ ادا کیا اور اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

پروگرام کے اختتام پر ناظم مالیات مرکزی جمعیت الحاج وکیل پرویز نے جملہ شرکاء مسابقہ، ان کے والدین، حکم حضرات، ذمہ داران جمعیت کا شکریہ ادا کیا اور شرکاء سے کہا کہ آپ ہی کے ہاتھ مستقبل میں ملک وملت کی لگام ہوگی لہٰذا آپ حضرات اپنی اہمیت کو سمجھیں اور لائق وفائق بننے کی کوشش کریں۔

واضح ہو کہ اس مسابقہ میں ہندوستان کے طول وعرض سے ساڑھے تین سو طلبہ اس کے کل چھ زمروں میں شرکت کر رہے ہیں اور مسابقہ میں امتحان کی ذمہ داری ملک کے بلا امتیاز مسلک ومشرب نامور دینی مدارس کے اپنے فن میں ماہر ترین اساتذہ انجام دے رہے ہیں۔اس افتتاحی پروگرام میں شرکاء مسابقہ، حکم حضرات اور ذمہ داران جمعیات ومعززین جماعت اور مدارس وجامعات کے اساتذہ اور طلبہ کے سرپرست حضرات نے شرکت کی۔

پریس ریلیز کے مطابق کل بعد نماز مغرب پورے ملک سے آئے ہوئے مدارس اسلامیہ اور عصری جامعات کے طلباء کے درمیان تقسیم اسناد وانعامات کا پروگرام منعقد ہوگا جس میں ملک وملت اور جماعت کی اہم شخصیات شریک ہوں گی۔

انیسواں کل ہند مسابقۂ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم بحسن وخوبی اختتام پذیر، حاملین قرآن کریم اور علمبرداران امن وامان کی صدائے دلنواز اور ندائے دلگداز سے فضائے دہلی گونج اٹھی

دہلی، ۲۰/جون ۲۰۲۲ء

قرآن کریم کتاب ہدایت اور قوم وملت کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔اس کی تعلیمات کو عام کرنے کی آج کے اس پرفتن دور میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ہم نے اس کے ذریعہ اس ملک کی بے مثال خدمت کی ہے۔آج اس کے علمی انکشافات کو واضح کرنے کی سخت ضرورت ہے۔اس کے ذریعہ امن وآشتی، اخوت وبھائی چارہ، قومی یکجہتی کو فروغ حاصل ہوگا۔آپسی منافرت، تشدد پسندی اور دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا۔ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے کیا۔آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام انیسویں کل

ہندمسابقۂ حفظ تجوید وتفسیر قرآن کریم کے اختتامی اجلاس سے صدارتی خطاب فرمارہے تھے۔

امیر محترم نے اپنے صدارتی خطاب میں شرکائے مسابقہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حقیقی حامل قرآن بنیں ،زمانہ ہماری رہنمائی کا منتظر ہے۔ اگر ہم قرآن کی انسانیت نواز تعلیمات کو صحیح معنوں میں اپنالیں تو انسانیت کی کایا پلٹ سکتی ہے اوروہ اس کی برکتوں سے مستفید ہوسکتی ہے۔قرآن کریم کی تلاوت کرلینا یااس کو حفظ کرلینا سعادت کی بات ہے مگراس کواپنی رگ وپے میں بسانے اوراس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے ہی سے اس کا حق ادا ہوسکتا ہے۔آپ لوگوں نے اپنے سینوں میں قرآن کریم کی دولت کومحفوظ کیا ہے اس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔میں آپ کو آپ کے والدین کو،آپ کے اساتذہ کواورآپ کے محسنین مدارس کومبارکباد دیتاہوں اوران کاشکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی محنت ولگن سے آپ نے یہ مقام حاصل کیا ہے اور یہ ان کی نئی نسل کے تئیں فکرمندی کا ثبوت ہے۔آپ حضرات اپنے مقام ومرتبے کو پہچانیں اوراللہ جل شانہ کے انسانیت کے نام پیغام ودستور یعنی قرآن کریم سے وابستگی پرفخرمحسوس کریں۔ہم جملہ ذمہ داران جمعیت آپ تمام شرکاء مسابقہ وحکم حضرات کا تہہ دل سے اس میں شرکت کے لیےشکریہ ادا کرتے ہیں اور بارگاہ رب دوعالم میں دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کوقرآن کریم کی تعلیمات پرعمل کرنے اورکماحقہ اس کی خدمت انجام دینے کی توفیق ارزانی فرمائے۔آمین

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم عظیم کتاب ہے۔اس کا پڑھنا اوراسے دوسروں تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔شرکاء مسابقہ قرآن کریم سے اپنا رشتہ قائم رکھیں اوراس کے تقاضوں کو پورا کریں۔آپ کا مقام بہت ہی بلندوبالا ہے کیونکہ آپ نے قرآن کریم جوکہ کتاب ہدایت ہے اس کواپنے سینوں میں محفوظ کیا ہے۔اس کتاب سے جس کا بھی تعلق قائم ہوا وہ عزت وشرف کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوا۔یہ جس رات میں نازل ہوا وہ رات ہزار مہینوں سے افضل قرار پائی۔جوفرشتہ اسے لے کرآیا وہ روح الامین سے لقب سے ملقب ہوا۔آپ نے اس مسابقے میں شرکت کی اس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں،ساتھ ہی مرکزی جمعیت کی قیادت جس نے یہ محفل سجائی ہے وہ بھی مبارکباد کی مستحق ہے۔

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ کے صدر مولانا عطاء الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند تعلیمی، رفاہی اورنوجوانوں کی ذہن سازی کے لئے قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ترجمہ کا مسابقہ بڑی ہی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آج بھی ایک حلقہ قرآن کوسمجھ کر پڑھنے کوشجرممنوعہ قرار دیتا ہے۔اس رسم کو توڑنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر حضرت مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کواس مسابقہ ودیگر بامقصد پروگراموں کے انعقاد پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔

جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر سیدامین الحسن نے مرکزی جمعیت کی قیادت کودل کی گہرائیوں سے اس مسابقہ کے انعقاد پرمبارکباد پیش کی اورشرکاء مسابقہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ اسلام کے نمائندے ہیں۔آپ کوقرآن کا تعارف پیش کرنا ہے۔قرآن ایک رہنما کتاب ہے اس کے اندر بڑی تاثیر ہے اس کی تلاوت سے آنکھیں اشک بار اوردل پگھل جاتے ہیں۔تبھی تو مشرکین مکہ شدید ترین مخالفت کے باوجودرات کی تاریکی میں اسے چھپ چھپ کر سنتے تھے۔ہمیں اس کی دعوت کو عام کرنا ہے اوراس کے پیغام کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔

انجمن منہاج رسول کے صدرسید اطہر حسین دہلوی نے شرکاء مسابقہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو طلبہ یہاں تشریف لائے ہیں ان کو یہ بتانا مقصود ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے ،سیکھنے اور سمجھنے سے وہ اللہ کے دربار میں انعام کے ضرور مستحق قرار پائیں گے۔اورجن کوانعام ملے گا وہ تو مبارکباد کے مستحق ہیں ہی جن کونہیں ملے گا وہ بھی مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کی کتاب قرآن کریم کے حفظ کا ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔آپ نے ذمہ داران مرکزی جمعیت کومسابقہ کے کامیاب انعقاد پربھی مبارکباد پیش کی اورکہا کہ کورونا کے حالات میں بھی یہ مسابقہ منعقد کرکے جمعیت نے شاندار کام کیا ہے۔

علماء کونسل صوبہ اتراکھنڈ کے صدر مولانا زاہد رضا رضوی نے کہا کہ آج کی اس پاکیزہ روحانی مجلس کے صدر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی،مولانا محمد ہارون سنابلی،علماء کرام،اساتذہ وطلبہ سبھی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔جس نظم کے ساتھ جس ترتیب اورلگن اورذوق وشوق سے اس مسابقہ کو منعقد کیا گیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مجید ہے لیکن آج ہمارااس سے تعلق مختصر یا ٹوٹ سا گیا ہے جس کے باعث پریشانیاں آرہی ہیں۔شرکاء مسابقہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس ہمت مومنانہ سے آپ نے حالات کی ناسازی کے باوجود سفر کرکے اس مسابقہ میں حاضری دی ہے، یہ بڑی بات ہے۔اوراس مسابقہ میں جس فراخ دلی کا ثبوت دیا جاتا ہے وہ جمعیت کا بڑا کارنامہ ہے۔

مفتی افروز عالم قاسمی چیئرمین تعلیم جدید فاؤنڈیشن نئی دہلی نے اپنے تاثرات میں سب سے پہلے مرکزی جمعیت کی قیادت کومبارکباد پیش کی اورکہا کہ قرآن کریم

ہمارے لیے موجب ہدایت ہے اور آج کے ماحول میں عظیم رہنما بھی ہے۔قرآن کا خاصہ ہے کہ وہ سب کے لیے ہدایت ہے۔یہ مسابقہ قرآن سے شغف پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔اس سے ظاہری وباطنی انقلاب آئے گا اور سرپرستوں کو اس کا اجر دنیا وآخرت دونوں میں ملے گا۔

مسابقہ کے جملہ حکم حضرات کی نمائندگی اور ذمہ داران سے اظہار تشکر کرتے ہوئے قاری حذیفہ قاسمی استاذ مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہدرہ نئی دہلی نے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مجھے اس مسابقہ کا حکم بنایا میں اس کے لیے ان کا شکر گذار ہوں۔جمعیت کی بالغ نظر قیادت اس پروگرام کو منعقد کر رہی ہے تاکہ بندوں کا ان کے رب سے رشتہ استوار کیا جاسکے۔مسابقہ کے حسن انتظام کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ جس حسن انتظام وبہترین قیام وطعام اور وسیع المشربی کے ساتھ یہ سلسلہ جاری وساری ہے اس کے لیے قیادت مزید شکریہ ومبارکباد کی مستحق ہے۔

سفارتخانہ سعودی عرب کے دینی امور کے ذمہ دار فضیلۃ الشیخ بدر بن ناصر العنزی نے مسابقے کے اس اختتامی پروگرام میں شرکت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنے لیے باعث شرف وسعادت بتایا اور ذمہ داران جمعیت بالخصوص مرکزی جمعیت کے امیر محترم شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی کا اس مسابقہ کے انعقاد نیز اسلام ومسلمانوں کی خدمت اور ملک میں صحیح عقیدہ کی نشر واشاعت پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ قرآن کریم کے نزول کا سب سے بڑا مقصد اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت، اس کے پسندیدہ دین کا قیام اور زندگی کے تمام گوشوں میں اس کی بالادستی قائم کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل وکرم ہے کہ اس نے اس قرآن کریم کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا اور اس کی صیانت وحفاظت کا ایک اہم ذریعہ ان حفاظ کرام کو بھی بنایا جن کی عزت وہمت افزائی کا سامان اس جیسے مسابقات کے ذریعے فرمایا۔ان مسابقات کے فوائد میں کتاب اللہ سے والہانہ شغف، اخلاق کی تہذیب اور فہم قرآن اور وسطیت واعتدال کا سامان موجود ہے۔

شیخ محترم نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کی قیادت کو جہاں مسلمانوں کی گوناگوں خدمات، حرمین شریفین کی حفاظت اور حجاج کی خدمت کا شرف بخشا ہے وہیں کتاب اللہ کی ہمہ جہت خدمات کے شرف سے بھی نوازا ہے۔دنیا کی تمام زندہ زبانوں میں قرآن کریم کے ترجموں کی اشاعت سعودی عرب کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ہندوستانی مسلمانوں کے لیے انہوں نے ایک لاکھ قرآن کریم کے نسخے ہدیہ کیے ہیں۔اس سے وہاں کے حکمرانوں کے کتاب اللہ سے شغف کا پتہ چلتا ہے۔

اختتامی پروگرام کے درمیان ہی میں مسابقہ کے پانچ زمروں کے اول پوزیشن لانے والے مشارکین نے اپنی بہترین آواز میں قرأت کے نمونے پیش کیے اور حاضرین کو اپنی قرأت سے محظوظ کیا۔

علاوہ ازیں مفتی جمعیت واستاذ المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ شیخ جمیل احمد مدنی، رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند ڈاکٹر حافظ عبدالعزیز مدنی، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار سلفی، صوبائی جمعیت اہل حدیث جھارکھنڈ کے ناظم اعلیٰ وسابق ایم ایل اے مولانا عقیل اختر مکی، شہری جمعیت حیدرآباد، سکندرآباد کے امیر مولانا شفیق عالم خان جامعی ، مدرسہ تجوید القرآن آر کے پورم دہلی کے ناظم مولانا محمد قاسم رحیمی، جامعہ ریاض العلوم دہلی کے استاذ مولانا عبدالاحد مدنی ،مولانا جلال الدین فیضی (ممبائی)، جناب محسن خان، ڈائریکٹر القلم انگلش اسکول ممبائی مولانا منظر احسن سلفی، مولانا محمود عالم فیضی وغیرہم نے اپنے تاثراتی کلمات پیش کئے اور انیسویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔نیز ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔پروگرام میں شرکت کرنے والی دیگر اہم شخصیات میں مولانا عزیز احمد مدنی، حافظ شکیل احمد میرٹھی قابل ذکر ہیں۔

مسابقہ کے اختتامی پروگرام کا آغاز جامعۃ القرآن والسنۃ الخیریۃ بجنور کے استاذ اور مسابقہ کے حکم قاری عبدالنور صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب ناظم مولانا ریاض احمد سلفی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور افتتاحی کلمات میں مرکزی جمعیت کی خدمات کا تعارف پیش کیا۔

مسابقہ میں امتیازی پوزیشن لانے والے سبھی چھ زمروں کے جملہ شرکاء کو نقد انعام، گھڑی، بیش قیمت کتابوں کا تحفہ اور توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔اس مسابقہ میں ہندوستان کے طول وعرض سے بلاتفریق مسلک تقریباً ساڑھے تین سو طلبہ متعدد دینی وعصری اداروں کی نمائندگی کرتے ہوئے شریک ہوئے۔جن کو سند توصیفی کے ساتھ تشجیعی انعام گھڑی وکتب بھی دی گئیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے خازن الحاج وکیل پرویز نے آخر میں جملہ شرکاء مسابقہ، حکم حضرات، طلبہ، مقررین، مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور رات گیارہ بجے اس نورانی محفل کا اختتام ہوا۔

واضح ہو کہ اختتامی پروگرام گزشتہ کل بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث کمپلیکس ،اوکھلا ،نئی دہلی میں منعقد ہوا جس میں ذمہ داران مرکزی وصوبائی جمعیات، ارکان مجلس عاملہ مرکزی جمعیت، شرکاء مسابقہ،حکم حضرات، ذمہ داران ملی تنظیمات، سرپرست حضرات اور شہر کے معززین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اودے پور میں ہوا سفاکانہ قتل افسوسناک اور قابل مذمت

دہلی۔۲۹ر جون ۲۰۲۲ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولنا اصغر علی امام مہدی سلفی نے اخبار کے نام جاری ایک بیان میں اودے پور کے اندر ہوئے سفاکانہ قتل کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے انتہائی افسوس ناک اور بدبختانہ عمل قرار دیا ہے۔امیر محترم نے کہا کہ یہ واقعہ جس تناظر میں بھی انجام دیا گیا ہو اسے درست قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ کسی بھی مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانے کی ذمہ داری عدلیہ اور انتظامیہ کی ہے اور کیسی بھی صورت حال ہو کسی کو بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا اختیار نہیں ہے۔امیر محترم نے مزید کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری زندگی یہ معمول رہا کہ آپ نے سخت سے سخت دشمن کو بھی حسن اخلاق کے ذریعہ اپنا گرویدہ بنایا اور کبھی بھی کسی کے ساتھ زور زبردستی نہیں کی یا اس کی بدتمیزی اور ایذارسانی کے لیے سزا نہیں دی جس کی بنا پر آپ پوری انسانیت کے لیے حسن اخلاق کا اسوہ ونمونہ بن گئے۔پریس ریلیز میں عوام وخواص سبھی سے اپنے جذبات قابو میں رکھنے، افواہوں کا شکار نہ ہونے، کسی بھی قسم کی جذباتیت یا اشتعال انگیزی سے بچنے اور امن وقانون کی صورت حال اور قومی یکجہتی اور آپسی بھائی چارہ کو برقرار رکھنے کی اپیل کی گئی ہے نیز حکومتوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ گنہگاروں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرکے امن وقانون کی بالادستی کو یقینی بنائیں اور شہریوں کی جان ومال کے تحفظ کے لئے ٹھوس اقدامات کریں۔

ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ کا چاند نظر آ گیا
عیدالاضحیٰ ۱۰ر جولائی کو

دہلی: ۳۰ر جون ۲۰۲۲ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی 'مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی' سے جاری اخباری بیان کے مطابق آج مورخہ ۲۹/ ذوالقعدہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۳۰ر جون ۲۰۲۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب بمقام اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی" مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی" کی ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی اور رؤیت ہلال ماہِ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ کے سلسلے میں حسب سابق ملک کے اکثر صوبوں کے ذمہ داروں اور ملی تنظیموں سے بذریعہ فون رابطے کیے گئے جس میں متعدد صوبوں سے رؤیت ہلال کی مصدقہ ومستند خبریں موصول ہوئیں۔بنابریں "مرکزی اہل حدیث رؤیت ہلال کمیٹی دہلی" نے یہ فیصلہ کیا کہ کل مورخہ یکم جولائی ۲۰۲۲ء، بروز جمعہ، ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ کی پہلی تاریخ ہوگی اور مورخہ ۱۰ر جولائی ۲۰۲۲ء کو عیدالاضحیٰ منائی جائے گی۔ان شاءاللہ

سپریم کورٹ کے حکم کا خیر مقدم

دہلی۔یکم جولائی ۲۰۲۲ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری ایک اخباری بیان کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی نے سپریم کورٹ کے اس آرڈر کا خیر مقدم کیا ہے جس میں نوپور شرما کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں نازیبا تبصرہ کرکے ملک کے اندر نفرت اور تناؤ کا ماحول پیدا کرنے کے لیے ذمہ دار قرار دیتے ہوئے پورے ملک سے معافی مانگنے کا حکم دیا ہے اور اس کے خلاف کارروائی نہ کرنے پر دہلی پولیس کی بھی سرزنش کی ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ مقتدر مذہبی شخصیات کے سلسلے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔تاکہ کسی کی دل آزاری ہو، نہ کسی کے مذہبی جذبات مجروح ہوں، نہ ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ لاحق ہو اور نہ ہی بعد میں سزا دینے اور معافی مانگنے کی نوبت آئے۔بلکہ متعلقہ شخصیات کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنی چاہئے۔اگر لاعلمی یا غلط فہمی کی بنا پر نازیبا تبصرہ سرزد ہوجائے تو فورا کھلے دل سے معافی مانگنی چاہئے۔لیکن افسوس کی بات ہے کہ جب اس طرح کا افسوس ناک واقعہ رونما ہوجاتا ہے تو ملزموں کو سمجھانے کے بجائے ان کے حوالی موالی کھڑے ہوجاتے ہیں اور ردعمل در ردعمل کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور بدقسمتی سے کبھی کبھی تشدد کا ماحول بھی پیدا ہونے لگتا ہے جو انتہائی بری چیز ہے۔

امیر محترم نے کہا کہ اگر کبھی اس طرح کا بدبختانہ مسئلہ خدانخواستہ کسی سے درپیش ہوجائے تو بلاتفریق مذہب ہر طرف سے اس کی پرزور مذمت ہونی چاہئے۔نیز امن و قانون کو ہاتھ میں لینے، جذباتیت اور اشتعال انگیزی کے بجائے جذبات کو قابو میں رکھ کر انتظامیہ اور عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے اور قانونی چارہ جوئی کا سہارا لینا چاہئے۔اور اگر بدقسمتی سے مطالبہ کی نوبت آجائے تو امن وقانون کے دائرے میں رہ کر ہی مطالبہ کرنا چاہئے، تاکہ شرپسند عناصر کو فتنہ انگیزی کا موقع نہ مل سکے۔یہی ملک وملت کے مفاد میں ہے۔

امیر محترم نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں علماء کرام اور دانشوران قوم وملت کو ہراس بیان اور تحریر سے بچنا چاہئے جس سے ملک وملت دشمن عناصر کو اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ بگاڑنے، ان کے خلاف غلط فہمی پھیلانے اور ملک کے اندر فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی صورتحال کو بگاڑنے کا موقع مل سکے۔اسی طرح نوجوانوں کو بطور خاص اشتعال انگیزی اور تشدد سے بچنا چاہئے اور ہر حال میں امن وامان کی فضا بنائے رکھنے میں انتظامیہ کا بھرپور ساتھ دینا چاہئے۔

☆☆☆

جماعتی خبریں

دینی واصلاحی اجتماع کا انعقاد: صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو اور پانڈیچیری کے زیر اہتمام، بمقام اہل حدیث مرکز جمالیہ-چنئی، بتاریخ 26-06-2022، صوبائی امیر شیخ انیس الرحمٰن اعظمی عمری مدنی حفظہ اللہ کے زیر صدارت ایک اہم دینی واصلاحی اجتماع منعقد ہوا، جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام کے ایمان افروز خطابات بزبان اردو اور علاقائی زبان تمل میں ہوئے۔

1-مولوی اویس فاروق عمری نذیری حفظہ اللہ نے "امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی شادیاں اور ان پر اٹھنے والے شبہات کا ازالہ"، شیخ مفتی عمر شریف قاسمی حفظہ اللہ نے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں اور غیروں کے درمیان"، شیخ عبدالسلام عمری مدنی حفظہ اللہ (امیر شہری جمعیت اہل حدیث چنئی) نے اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور موجودہ حالات''، شیخ حافظ عبدالواحد عمری مدنی حفظہ اللہ نے "غلبہ دین اور اسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"، شیخ انیس الرحمٰن اعظمی عمری مدنی حفظہ اللہ نے "محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے تقاضے، شیخ عبداللہ حیدرآبادی عمری مدنی حفظہ اللہ (سابق امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو و پانڈیچیری) نے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر آخرت" کے عنوان پر خطاب کیا۔ الحمدللہ اس اجلاس سے کثیر تعداد میں مرد و خواتین مستفید ہوئے۔اس اجلاس کی تیاری میں جو صوبائی جمعیت کی جانب سے منعقد ہوا تھا شہری جمعیت اہل حدیث چنئی اور مقامی جمعیت-پٹالم کے ذمہ داروں اور رضا کاروں نے قابل ذکر تعاون کیا۔خصوصاً جناب مولوی محفوظ الرحمٰن صاحب اور جناب الطاف صاحب، جناب اسلم صاحب اور جناب ادریس صاحب اور جناب یوسف صاحب، اور جناب جمیل احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور کتاب وسنت پر قائم ودائم رکھے- آمین (حافظ عبدالواحد عمری مدنی، ناظم اعلیٰ، صوبائی جمعیت اہل حدیث تملناڈو وپانڈیچیری)

مشرقی چمپارن کی معروف بستی لھسنیاکے معروف سماجی کارکن امان اللہ صاحب کے صاحبزادے کا انتقال: یہ جان کر بے حد رنج وافسوس ہوا کہ مشرقی چمپارن بہار کی معروف مردم خیز بستی لہسنیا کے معروف سماجی کارکن جناب امان اللہ صاحب کے جواں سال صاحبزادے آصف کمال کا مورخہ ۲۷ جون ۲۰۲۲ کو حرکت قلب بند ہوجانے کے سبب محض ۳۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

عزیزم نہایت ہی مودب وبااخلاق اور متدین نوجوان تھے۔بزرگوں کا حد درجہ احترام کرتے تھے۔پسماندگان میں والدین، اہلیہ، ایک لڑکا اور دو معصوم لڑکیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس کا مکین بنائے۔والدین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔اور ذخیرہ آخرت بنائے۔(شریک غم ودعا گو: اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند)

☆☆

شرائط حصول تصدیق نامہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

(۱) وہ طلباء جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے بیرونی جامعات میں داخلے کے خواہش مند ہوں اور انہیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کا توصیہ مطلوب ہو وہ درخواست بنام امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تعلیمی اسناد کی مصدقہ فوٹو کاپی دو اساتذہ کا تزکیہ اور صوبائی جمعیت کے امیر/ ناظم کا تزکیہ دفتر میں جمع کریں۔ مذکورہ معلومات وکاغذات کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ہی توصیہ جاری کیا جائے گا۔

(۲) وہ ذمہ داران معاہد ومدارس وجامعات جنہیں حصول تعاون کے لیے مرکزی جمعیت کا توصیہ یا اس کی تجدید مطلوب ہو، درج ذیل شرائط کی تکمیل کے بعد توصیہ حاصل کرسکتے ہیں:

(الف) ادارے کے لیٹر ہیڈ پر توصیہ کے لیے ذمہ دار ادارہ کی جانب سے اصل درخواست بنام امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند۔

(ب) متعلقہ صوبائی جمعیت کے امیر/ ناظم کا، امیر/ ناظم عمومی مرکزی جمعیت کے نام سفارشی خط یا نئی تصدیق جس میں معیار تعلیم، تعداد طلبہ واساتذہ مذکور ہو۔

(ج) جمعیت کے شعبۂ احصائیات برائے مدارس میں اندراج۔

(د) جمعیت کے آرگن پندرہ روزہ ''جریدہ ترجمان'' (اُردو)، ماہنامہ ''اصلاح سماج'' (ہندی)، نیز ماہنامہ ''دی سمپل ٹروتھ'' (انگریزی) کا ادارہ کے نام اجراء اور قدیم خریدار ہونے کی صورت میں اس کے بقایاجات کی ادائیگی۔

(۳) علاوہ ازیں مرکزی جمعیت کی جانب سے سفارشی خطوط حاصل کرنے کے لیے ذمہ داران صوبائی وضلعی جمعیات ومعروف علماء کرام کی نئی تصدیقات کا پیش کیا جانا لازمی ہے۔درخواست دہندہ اپنے دستخط کے ساتھ نام اور عہدہ صاف صاف لکھیں۔کسی بھی قدیم تصدیق کی تجدید یا اس میں حذف واضافہ کے لیے صوبائی جمعیت سے حاصل شدہ نئی اصل تصدیق کا پیش کیا جانا ضروری ہے بصورت دیگر کوئی بھی عذر مقبول نہ ہوگا۔

نوٹ: جو حضرات مرکزی جمعیت کی تصدیق کے خواہاں ہوں وہ کسی بھی قسم کی زحمت سے بچنے کے لئے رمضان سے قبل تصدیق حاصل کرلیں اور بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے رجسٹری ڈاک خرچ نقد نیز جریدہ ترجمان، اصلاح سماج ودی سمپل ٹروتھ کے بقایاجات کی رسید کی فوٹو کاپی ارسال کرنا نہ بھولیں۔

دفتر نظامت عامہ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

گاؤں محلہ میں صباحی ومسائی مکاتب قائم کیجیے

اور مکاتب میں تجوید وتعلیم قرآن کریم کا اہتمام کیجئے!

حضرات! قرآن کریم بنونوع انسان وجنان کے نام اللہ رب العالمین کا آخری پیغام ہے۔ جو نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، جو ہدایت کا سرچشمہ، عبرت وموعظت کا ذریعہ اور دین وشریعت اور توحید ورسالت کا اولین مرجع ومصدر ہے، جس کا حرف حرف علم وعرفان اور حکمت وموعظمت کے موتیوں سے لبریز ہے، جس کی تعلیم وتعلم اور تلاوت باعث ثواب اور جس پر عمل فوز وفلاح اور سعادت دارین کا سبب اور ضمانت ہے اور قوموں کی عزت وذلت اور عروج وزوال اسی سے مربوط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اول یوم سے اس کی تلاوت وقرأت اور اس پر عمل کا خصوصی اہتمام کیا، حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کے مکاتب ومدارس قائم کئے اور سوسائٹی میں اس کی تعلیم واتباع کو خصوصیت کے ساتھ رواج دیا۔ نتیجتاً وہ اس اہتمام بالقرآن کی برکت سے ہر میدان میں اوج کمال تک پہنچے۔ لیکن بعد کے ادوار میں یہ روشن روایت دن بدن کمزور پڑتی گئی۔ خود برصغیر میں تعلیم وتفسیر قرآن کریم تو کجا تجوید وقرأت کا عرصہ تک کما حقہ اور مضبوط انتظام نہ ہوسکا اور نہ اس پر خصوصی توجہ مبذول کی گئی۔ حالانکہ تعلیم وتعلم قرآن میں علم تاویل وتفسیر اور غور وفکر کے ساتھ ساتھ تجوید بھی مقصود تھا اور ہمارے نبی کریم محمد ﷺ نے اس کی بڑی تاکید بھی فرمائی تھی۔

مقام شکر ہے کہ چند دہائی قبل مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سمیت مختلف جہات سے تعلیمی بیداری مہم کے نتیجے میں مدارس وجامعات اور مکاتب ومساجد میں تجوید قرآن کریم کا مبارک سلسلہ شروع ہوا تھا جس کے ملکی سطح پر بہترین ثمرات سامنے آئے۔ پورے ملک میں مکاتب بڑے پیمانے پر قائم ہوئے اور بہت سی بستیوں میں مکتب کی تعلیم کے زیر اثر بچوں کی ذہنی طور پر نشوونما ہونے لگی۔ لیکن روز بروز بدلتے حالات کے پیش نظر عصری تعلیم گاہوں اور کنونٹس اور گاؤں میں مدارس کی وجہ سے مکاتب بہت متاثر ہوئے۔ لہٰذا مکاتب کو بڑے اور عمدہ پیمانے پر پروان چڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ نئی نسل کو دین کی بنیادی باتوں اور قرآن کریم سے روشناس کرایا جاسکے۔

لہٰذا آپ حضرات سے دردمندانہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے خصوصی توجہ مبذول کریں اور اپنے گاؤں اور محلوں میں صباحی ومسائی مکاتب کے قیام کو یقینی بنائیں، اگر قائم ہیں تو ان کی سرگرمی وفعالیت میں بہتری لائیں، قدیم نظام کا احیاء کریں، ان میں تجوید وتعلیم قرآن کا خصوصی اہتمام کریں تاکہ جماعت وملت کے نونہالوں کو دین واخلاق سے آراستہ کرسکیں اور انھیں دین وعقیدہ پر قائم رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک ہوکر دین حنیف، جماعت وجمعیت اور ملک وملت کی مخلصانہ خدمت انجام دینے کی توفیق بخشے، ہر طرح کے فتنے اور آزمائش سے محفوظ رکھے اور عالمی مہلک وبا کورونا وغیرہ سے سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

اپیل کنندگان

اصغر علی امام مہدی سلفی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند و دیگر ذمہ داران

اہل حدیث منزل کی تعمیر وتکمیل کے لیے

محترم و غیور ائمہ، خطباء، متولیان مساجد اور ذمہ داران جمعیات سے پُر زور اپیل اور التماس

اہل حدیث منزل میں چوتھی منزل کی چھت کی ڈھلائی کا کام ہوا چاہتا ہے اور دیگر تینوں منزلوں کی صفائی کی تکمیل کے لیے آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے جمعہ میں باضابطہ طور پر اپنی مسجدوں میں اس کے تعاون کے لیے پرزور اعلان فرمائیں اور مندرجہ ذیل کھاتے میں رقم ارسال فرما کر جنت میں اعلیٰ مقام بنائیں اور اس صدقہ جاریہ میں شریک ہوں۔

تعاون کے طریقے: (۱) سیمنٹ، سریا، روڑی، بدرپور، ریت (۲) نقد رقم (۳) کاریگروں اور مزدوروں کی اجرت کی ادائیگی (۴) کھڑکی، دروازہ، پینٹ، رنگ وروغن کا سامان یا قیمت مہیا کرا کے تعاون فرمائیں اور مال واولاد اور اعمال صالحہ میں برکت پائیں۔

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind

A/c: 629201058685

ICICI Bank (Chandni Chowk Branch)

RTGS/NEFT IFSC Code-ICIC0006292